TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222323
UNIVERSAL LIBRARY
CHECKED

دیوان نمبر (۱۳۵)

بفضل خلاق زمین و زمان

مصنفہ شاعر معجز بیان جناب راجہ [illegible] صاحب

Checked 1975

مسمی بہ

تحفۂ [illegible]ان

[illegible]

باہتمام عاصی [illegible] صاحب [illegible] علی حسن منیجر

در مطبع [illegible] طبع شد

غلط نامہ دیوان تحفہ مہتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٢	٣	۴	١	٢	٣	۴
۳	۳	غدلتی تو	بندون کو	۲۱	۳	کہار	کہسار
ایضاً	۱۲	[illegible]	کچہہ کر صفت	״	۱۷	خلد	جلد
ایضاً	۱۳	علام	علام ہی	۲۲	۵	خودفا	خودنما
۴	۲	ناصلا	ز اصلا	۲۴	۸	دن یا	دن پہ
ایضاً	۱۲	دیہہی	یہ ہی	۲۷	۱	ناز سے	نازنی
۵	۱۲	انکا	انکار	״	۲	اب مرض کو	اب اوس مرض کو
۶	۱۴	حفاعبت	حفاظت	״	۷	کوئی اب	کوئی جلد
۷	۳	باقی ہین	باقی نہ	۲۸	۱	خط ابرو	خطرخ پہ
ایضاً	۱۵	اوہی	روہی	۲۹	۱۹	کالی	نکالی
۸	۷	دیکہا یا	دیکہا	۳۳	۱۹	لوگون	لوگون کو
ایضاً	۸	ممکین	مشکین	۳۴	۱۹	غور	بغور
۹	۵	[illegible]	اسمین	۳۶	۱۰	پہلو	پہلو منہ
ایضاً	۶	گلا کہ تی	گلا کرتی	״	۱۱	بانی	پانی نہ
ایضاً	۱۲	[illegible]	پہ رتی	״	۱۳	کی	کی ہی
۱۰	۱۸	حتے	سے	״	۱۵	آئی	آتی ہی
۱۳	۳	ہین	ہین	۳۹	۵	ہین	ہین نہین
۱۵	۹	[illegible]	جہان	״	۱۵	دل سے	دل مین
۱۷	۱۱	[illegible]	دی	۴۰	۱۰	ہی ہو	ہود
۲۰	۲	[illegible]	بت	״	۱۸	جم جم ہی	جم جم رہی
ایضاً	۳	[illegible]	نماز	۴۲	۸	اجی	ای جی
ایضاً	۴	مہتاب	مہتاب سے	״	۱۶	نکہاون	سونگہاؤن
ایضاً	۹	دال	سہ لال	۴۳	۶	وقت بہر	وقت پر
ایضاً	۷	[illegible]	فرق اب	۴۴	۹	اوسے دلہن	اوسے دولہن
״	״	[illegible]	جو دیکہی	۵۰	۱	ہی گا	ہی گا تو
״	۸	سفر ج	سفر آنج	۵۱	۶	حکر	دیکہکر
״	۹	[illegible]	دوبارا ہو	״	۱۸	اوکی	اوسکی
״	۱۱	[illegible]	بتون	۵۸	۲	حکایت	شکایت

به عون صناع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

تصنیف شاعر بے عدیل افصح الفصحای ابلغ البلغا جناب مہتاب رای متخلص به مہتاب مسمی به

تحفهٔ مہتاب

۱۳۱۳ھ

باہتمام عاصی پر معاصی کمترین سید علی حسن مہتمم مطبع

بمطبع اسٹار دکن واقع حیدرآباد دکن بطبع مزین مقبول جہان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

قلم نے حمد ایزد سے جو پایا رتبہ اعلی کا
ملا وہ پھل جو پھل کہتے ہین جسکو روح طوبی کا

نبوت جب ہوی ظاہر تو رتبہ کم ہوا سب کا
محمد کا ہوا اب عشق جو پہلے تہا عیسی کا

ملا اب رستہ حسن بتان سے حق پرستی کا
ہوے بیشک ہین اب ماہر نہین ہے خوف تقوی کا

جلا و سیہ جان کہوتے ہین ہمیشہ زندہ رہتے ہین
نہین کچہہ خیال کرتے ہین کرشمہ عیسی موسی کا

قمر خورشید عنصر پری غلمان ملایک سب
غرق ہین اوسکی قدرت مین [illegible]

نبوت اور عبادت بادشاہت اور سخاوت کا
اوسی انوار سے ہے سب کو رتبہ عز و نکب کا

یہہ سب مہتاب گردش ہی کرو کچہہ فکر اب ایسا
اوٹھا دو دوئی کا پردہ تو دیکھو نور بالا کا

اوسکے سجدہ مین لا تو بہی جہکا سر اپنا
جو کہ ہے مالک کونین اوسیکے کر اپنا

فلک الافلاک طبق زیر زمین تا بالا
سرنگون ہین اوسی حالت مین جہکا کر اپنا

خواب غفلت مین تباہ شاہ و گدا ہین سوے
سوتا کس نیند مین اور کیا ہے مگر پہر اپنا

کعبہ اور دیر مین مکہ مین نہین اوسکا ظہور
پائیے دل مین ذرا غور سے کر فکر اپنا

خاک و دوزخ مین بہی ہرگز نہین ہوویگی نصیب
جسنے گمرہ ہوا اوس رہ سے سفر اپنا

خواب غفلت سے رہو باز کرو توبہ قبول
اپنے خالق کو وہ خالق نے کیا امر اپنا

وہ ہی ہوتا ہی جو چاہے کسی گر محبوب
تمکو لازم ہے ای مہتاب فکر کر اپنا

اوسکی نگاہ ناز نے رتبہ دیا کیا کیا
ناچیز کو ایک چیز سنور کیا - کیا کیا

جو کچہ کہ جسکو لطف کیا اپنے مہر سے
وہ نعمت کونین سے حاصل ہوا کیا کیا

جسنے کہ صدق دل سے پناہ مین ہوا اوسکی
ایسے عزیز اپنے کچا ہے پیا - کیا کیا

دل سے گر آنکہ سے بہتا ہو دریدہ چاک
ایسے گریبان چاک کو کسنے سیا کیا کیا

مہتاب شب و روز نہ بہولو اوٹہے دل سے
جو گم ہوا رہ راست سے اوسنے لیا کیا کیا

مدح محبوب علی شاہ بہادر شاہ دکن

ای قلم کچہہ فکر کر صفت شاہ دکن کی برملا
جسکو خالق نے دیا رتبہ وشاہ کربلا

کیا سخاوت شان و شوکت کیا شجاعت با صلاح
فیض بخشی عام عالم مین جسکی با جلا

رستم و دارا اسکندر طوس گیتو ماضیہ
اس زمان مین شاہ دکن ہے انسے افزون فاضلا

اپنے اپنے وقت مین نوشیروان کاؤس کو
تہی تمنائے دلی انسان ہندی دائما

بس ذرا سی غور کیجے شاہ کے اقبال کی
جسکی بخشش کہنیچ لائی ذی علوم او فاضلا

پرورش پاتی ہین مردم روس روم و شام کی
چین مہاچین ملک ایران مصر مکہ کربلا

لندن و برما و بیگو اور امریکا ختن
جرمن و فرانس اسٹریا سبھی ہین فاضلا

کابل و کلکتہ ترکستان شامل ہند ہین
ملیوار و مندراس و اور ممبئی شاملا

فیض بخشی شاہ سی شادان ہین ہر یک خاص و عام
جسقدر ہین بس ریاست اور ممالک ظاہرا

یہہ فخر کب ہی رئیسان شاہ ماضی حال کو
جو کہ ہی شاہ دکن کو اس عصر مین اب بہلا

اسقدر کر اے خدا افزود شوکت جاہ کو
بس نہوے شمس کو رونق نہوے ماہ را

عمر سو صد سال ہی زیادہ ہمارے شاہ کی
تا قیامت رہوے قایم یہہ ریاست خوشنما

بس ہین سرسبز خورم دن بدن شاہ دکن
جو عدو ہوا انکا بس پامال ہو ہر دم خدا

سارے جہت و صوبون سے انکا حکم ہو بالاتر
ہین دل اور جان سے دعاگو سب صدر بہتنا

کیا کرے صفت و ثنا شاہ دکن کی بس قلم
ہے کہان طاقت بہلا کج مج زبان کو ای دلا

اے خدا محبوب علی شاہ ملک دکن ہین یہا
باد زیر و با امیران رہوین قایم دائما

بس دعا مہتاب کی ہے روز و شب دیکہہ مدام
اے کریم دو جہان آباد رکھہ این شاہ را

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا
نہ تو آیا وہ یار نہ طوف حرم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

سو دانہ ہوا اوس یوسف کا نہ تو مول لیا نہ وہ آپ بکا
بازار رہا الفت کا گرم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

مین تو وقت نزع بلوا نہ سکا نہ وہ آپ ہی مجھہ تک آیا چلا
مین جا نہ سکا از بہر یہہ غم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

نہ تو شکوہ کیا کچہہ فرقت کا دم قتل نہ جنبش کی ہی صلا
تیری ہاتہہ کہی تک اے ظالم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

کیا جہوٹ ہوا جو وعدہ وصلت کا یو سو سکا ہی عہد وفا نہوا
ان نیان دیکہتی ہین تیری راہ کو ہم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

مشتاق ہوی اب ہو وصل مرا یار رحلت کی کردی …
نہین ہم سے اوٹہایا جاتا ستم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

یہہ عشق کا دریا ہی کیسا تا تیر سکے نا ڈوب گئے ۔ یہہ بحر بہی از بس متلاطم یہہ بہی ہوا وہ بہی ہوا

وہ قتل پہ خود آمادہ ہین ہم دینے کو سر استادہ ہین
مہتاب خدا کا تجہہ رحم یہہ بہی ہوا وہ بہی ہوا

دیکہکر زلف معنبر دل دیوانہ ہوگیا ۔ دل کا پہنسا دام کاکل کا بہانہ ہوگیا
صبر کے جانے سے اتنی بیقراری ہوگئی ۔ تن کا جو اعضا تہا اپنا وہ بیگانہ ہوگیا
ابروے خمدار کا کاری لگا ہی جب سے تیر ۔ عاشقی کا جابجا میرے فسانہ ہوگیا
جب سے بدلی ہے نگہ میری طرف سی یار نے ۔ کیا کہون دشمن مرا سارا زمانہ ہوگیا

لطف ہوئیگا تجہے مہتاب حاصل عید کا
تیرے گہر مین یار کا جس روز آنا ہوگیا

خال جب اوس رخ زیبا کا نگہبان ہوا ۔ زلف کی پہرہ سے عاشق دل حیران ہوا
مرغ دل قید ہوا جب سے حبس زادون کا ۔ لشکر کفر مین کیا غارت ایمان ہوا
جان دینے مین کچہہ انکا نہین ہے جانان ۔ قتل پر میرے اگر آپ کو ارمان ہوا
شہرہ آفاق ہوا حسن تمہارا جب سے ۔ شوق دیدار ہمین بہی بدل و جان ہوا
رخ پہ دلبر کے جو کاکل کا اولجہنا دیکہا ۔ کیا کہون کیسا میرا دل ہی پریشان ہوا
یار نے ناز نگہہ سے کیا بسمل ایسا ۔ دل تڑپنے سے ہمارا یوہین ویران ہوا

خوبی حسن و ادا اوسنے دکہائی اوسدم
جب کہ مہتاب دل و جان سے قربان ہوا

قاصد یہہ پیام اوس بت گلفام سی کہنا ۔ مرتا ہے ترا عاشق آرام سے کہنا
بیمار ہی جان لب پہ لئے بہرتا ہی آہین ۔ گہبرا کے وہ گرتا ہی لب بام سے کہنا

پہونچی ہے یہہ حالت تری فرقت مین ہماری
شکل اپنی دکہا جلد دلارام سے - کہنا

یہہ حال تو پہونچا ہی ترے ہجر مین اوسکا
معذور ہے چلنے مین بہی ہر گام سے - کہنا

ہر صبح سی دن بھر ہی اوسے گریہ وزاری
گنتا ہی وہ تارون کو سر شام سے - کہنا

دیوانہ بنا ہی وہ ترے عشق مین - ایسا
پھرتا ہے گلی کوچہ مین بدنام سے - کہنا

یہہ شیشہ مرے دل کا ترے غم سی - بھرا ہے
خالی نہین ہوتا ہی یہہ خود کام سے - کہنا

وعدے کئے لاکہون نہوا ایک وفا بہی
یہہ راز مفصل طبع خام سے - کہنا

مہتاب پریشان ہی ترے ہجر کے مارے
سب حال یہہ آغاز اور انجام سے - کہنا

جو ترا حسن واداد یکہہ کے دیوانہ - ہوا
قتل پر اوسکے کمر باندہ کے آمادہ - ہوا

دیدہ گریان رہے یاد مین ترے شب بھر
جو گرا اشک وہین سبحہ کا دانہ - ہوا

ہے وہ بیماری نہین ہوگی طبیبون سے شفا
وصل اوسکا مری صحت کا دواخانہ - ہوا

غسل صحت نہین ہونیکا بغیر از وصلت
ہی یقین موت کا لبریز یہہ پیمانہ - ہوا

سانحہ غیرون کے تھا مجمع مین بلایا نہ مجھی
محفل عیش مین یہہ خلعت شاہانہ - ہوا

اے دلا کس سے کہین یار تو آتا ہی نہین
فکر کیا خاک خفا جب ہو وہ جانانہ - ہوا

غصہ کیون ہوتا ہے مہتاب سے ای ماہ لقا
تجھ شمع رو کے لئے دل مرا پروانہ - ہوا

جو بیماری تیری قرار تہا اوسی دم مین تونے بھلا دیا
ہمین آرزو شب وصل تہی وہ بہی خاک غم مین ملا دیا

مین ہزار ہا منتین تو کیا اوسے لاکھ وعدہ نہ وفا ہوا
رہی انتظاری تو بر ملا مجھی بیٹھے بیٹھے رولا دیا

نہ ملا مسیحا وہ جب مجھے مرض اذیت کا اوسی سبب
یہہ وبال جان مری بنی گئی مجھی زہر کسنے کھلا دیا

کبھی عہدہ پر نہ ملے ہمین ہیگی یاد چالین بہت تمیز
مئے بیخودی کا یہ جام عبث مجھے لاکے تو نے پلا دیا

میٹھی میٹھی کیسی تھی گفتگو نہ بر آئی تسپہ یہ آرزو
تری ناز غمزہ نے محو کر ہمین آخرش کو سلا دیا

ترے ہجر مین ہون وہ ناتوان رہی تن مین باقی نہین جان
تری آرزوے وصال نے میرا سارا جسم گلا دیا

اگر آکے گلے سے لگے صنم ابھی دور ہوتا ہے سارا غم
مہتاب پر جو کرے کرم گویا اوسکو دوبارا جلا دیا

سج دھج بتا کے نکل گیا میرا حال کیسا بدل گیا
بس نظارہ یار سے ملگیا میرا حال کیسا بدل گیا

ملا گلرخون کی وہ بزم مین میرا ہوش تن مین رہا نہیں
کہ مین گرتے گرتے سنبھل گیا میرا حال کیسا بدل گیا

مین ہوا یار سے دلربا جلوہ گہر کو کب سے ہوئی مبتلا
بولا ناز سے تو کیا جلگیا میرا حال کیسا بدل گیا

شب وصال مین یار سے جو مزا ہوا مین کیا کہون
سنا حال ہجر بدل گیا میرا حال کیسا بدل گیا

رخ یار کی جو صفائی کا بیان کیا کرون میری جان
لیا بوسہ لب تو بہل گیا میرا حال کیسا بدل گیا

بہر ارسنت آرزو ہوئی وصل کی کہ یہ گفت گو
بات کرتے کرتے سنبھل گیا میرا حال کیسا بدل گیا

مہتاب ترے بھی حسن پر دل و جان سے لاکھ بار فدا
ترے دل کا یار نہ بل گیا میرا حال کیسا بدل گیا

دیگر

جس دن سے اوس پری کا مین دیوانہ ہو گیا
اپنا طریق سب سے جداگانہ ہو گیا

صبر و قرار جاتا رہا جسم زار سے
دیوانہ بن ہمارا یہ افسانہ - ہو گیا

اوس ہے جو اوسکی یاد مین نیسان کی طرح ہم
قطرہ گرا جو اشک کا دُر دانہ - ہو گیا

دل لیکے اوس صنم نے بدر کر دیا ہمین
دیکھو رقیب مفت مین مردانہ - ہو گیا

مہتاب زندہ ہو نہین اپنے نہیں عجب
میّت پہ میری اوسکا اگر آنا ہو گیا

نہ تو آئی قضا نہ ملا ظالم یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
نہ آتا صنم نا جاتا ہے غم یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

کیا شوق ہے تجھسے ملنے کا بولا تیری شامت آئی کیا
اس دن جدائی پہ دیکھو ستم یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

کل قتل کا جسسے وعدہ کیا اور آج سوال صفائی کا
کہنے یہ نہ اپنی ہوی قایم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

اقرار چمن مین چلنے کا اور عہد کیا تہا ملنے کا
تسکین وہ دغا دو نو یا ہم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

اب باغ مین غنچہ بہی نہ کہلا اور بلبل نے چہچہہ نکیا
کیا خوش ہو کے باغ ارم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

نہ تو دیتا ہی زر بخشے نہ ملتا ہی نواسنجون ہی تجہسے دلا مجکو
کب تک یہہ منگی آنکہین نم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

دل وصل کا تہا مشتاق مرا تم وعدہ کئے تہے بوسونکا
مہتاب یہہ کیسا رنج والم یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

کسنے یہہ جلوہ دکہایا دل کو دیوانہ - کر دیا
عشق نے اب کسکی اپنے سے بیگانہ - کر دیا

بنکے ناگن ڈس گئی ہے کاکل غمگین ہمین
عنبرین زلفون مین اوسکی کسنے شانہ - کر دیا

وہ تو ملتا ہی نہین ڈہونڈین اوسی جا کر کہان
کیا رقیب روسیہ نے بہی بہانہ - کر دیا

چمن کب آتا تہا اوسکو بے ہمارے بزم مین
کس خطا پر اب مرا موقوف آنا - کر دیا

یار کی فرقت نے ای مہتاب دلکو اسقدر
داغ دیدے کر گویا زنبور خانہ - کر دیا

حسن پر اپنے تو مغرور ہوا خوب ہوا
دل ترے عشق مین یہہ چور ہوا خوب ہوا

گردش چرخ سے خواہش تہی تری ماہ لقا
شکر کی جا ہے کہ منظور ہوا خوب ہوا

مین چہپاتا ہون تمہین تاکہ چلی جائیں رقیب
چشم بد تجہسے اگر دور ہوا خوب ہوا

سر کو قدمون پہ رکہین ہاتہ بہی جوڑین ہی فخر
منت غیر سے معذور ہوا خوب ہوا

داغ دل رکہنا یہہ عاشق کو ہی زیبا پیارے
جسم کا بہنا بہی ناسور ہوا خوب ہوا

دل تو ہے خانۂ زنبور نگہہ نشتر سی
عاشقون کا یہی دستور ہوا خوب ہوا

یار سے یہہ نتہی امید تجہے اے مہتاب

بیوفا ہین کے وہ معذور ہوا خوب ہوا

ہوا سودا ابھی جب سے تری زلف معنبر کا
ڈسی ہی ناگنی بنکر دل اس حیران ششدر کا

رگ و پی جسم مین سوزان ہی آتش وار او قاتل
دیا وہ جام جس سے ہو کلیجہ اب تپھر کا

جھکایا ہمنے سر اپنا تو وہ قاتل یہی بولا
ہی کیا تقصیر اسکی جو پلاوین آب خنجر کا

ہوا بیمار الفت بس دوا دیدار ہے اسکی
نہ کچھہ ہی عالمونکا کام اسمین اور نہ منتر کا

گلا کرتے جدائی سے یہی کہتا ہے وہ قاتل
مرے ہمبر اگر کوی ہمین کیا خوف محشر کا

شب تاریک مین وہ ماہرو گر بام پر نکلے
تو آگے اوسکے کچھہ رتبہ نہو ماہ منور کا

جو کچھہ مہتاب لکھتا ہی غزل افضال ایزد سے
ہے بیشک خوشہ چین انصاف سی اہل سخنور کا

قتل کیسا کیا جلاد سکتے - چھوڑا
ہاتھہ کاری نہ پڑا ہا واے تڑپتے چھوڑا

ہو چکے قتل تمنا مین تمہارے جانان
وصل تک بہی نہوا ہجر مین مرتے چھوڑا

ابہی فرقت کا جو خط ہمنے لکھا دلبر کو
بیقراری کا جو حال آیا تو پھر کہتے چھوڑا

لے کے نامہ جو اڑا ماہ لقا کی جانب
باندہ پر اوسنے کبوتر کو پہڑکتے چھوڑا

دامن یار کو پکڑا جو مین بوسے کے لیئے
واہ قسمت کہ مرا ہاتھہ پکڑتے چھوڑا

جوش الفت سے کہین اوسکا جو پہونچا پکڑا
ایسا جھٹکا کہ اوسے مینے بگڑتے چھوڑا

دیا مہتاب نے یک دن جو گلابی بھرکر
دور ساغر نہ پیا اوسنے چھلکتے چھوڑا

کیا لکھون حال پریشان پہر مرا کیونکر ہوا
دل تری الفت مین پابند بلا کیونکر ہوا

کچھہ نہ تھی تقصیر اپنی منصفون ہم کیا کہین
بیوجہ وہ ہم غریبون پر خفا کیونکر ہوا

کشتہ جبدم ہوگئے ہم تیغ ابرو یار کے ۔ پہر شہیدون مین شمار اپنا بہلا کیونکر ہوا

جو مصیبت ہم پہ ڈالی گردش افلاک نے ۔ تم نے پوچہا تک نہ ہم سے ماجرا کیونکر ہوا

کیا کرے مہتاب خواہش بیوفا دلدار کی
دلربا اپنا جو تھا پھر غیر کا کیونکر ۔ ہوا

اوسکی صورت دیکہکر دل میرا حیران ہوگیا ۔ دیکہکر زلف معنبر کو پریشان ۔ ہوگیا

غسل کرکے بال جب رخ سے اوٹہایا یار نے ۔ کیا شب تاریک مین یکماہ تابان ہوگیا

کیون نہووین اوسکی تابع مین دلا جن و پری ۔ یار میرا وقت کا اپنے سلیمان ہوگیا

پہیرلی جب سے نگاہ مہر میرے ماہ نے ۔ کیا کہون سارا زمانہ دشمن جان ہوگیا

کچہہ غزل اور ریختہ کی مجکو اب خواہش نہین ۔ جب سے مصرع یاد موزون قد جانان ہوگیا

جب خبر باد صبا لائی میرے دلدار کی ۔ مثل غنچہ دل ہمارا شاد و خندان ہوگیا

ہو نہ کیونکر وصف خوبان مین غزل مہتاب کی
شعر گوئی مین جو اوسپر فضل رحمان ۔ ہوگیا

یار کی ناز و ادا نے مجکو حیران کردیا ۔ گیسوے شبگون نے دل میرا پریشان کردیا

بزم مین دست نگارین سے دیا جام شراب ۔ دیکہو عزت بہی بڑہائی اور شادان کردیا

باغ مین اک دن گیا جو وہ خرامان سیر کو ۔ سرو قمری گل و بلبل کو پشیمان کردیا

کیون نہین لیتا خبر او بیوفا ہون نیم جان ۔ تیری فرقت نے مجہے پامال و بیجان کردیا

پہنس گئے دام بلا مین کاکل مشکین کے ۔ عشق کی آتش نے دیکہو دل کو بریان کردیا

پان مسی مون مین صنم کی وہ ہوی سرخی کہا ۔ سلک مروارید کو لعل بدخشان کردیا

عارض پر نور کو دکہلا کے آئینہ صفت

حیف ہے مہتاب کو بھی اوسنے حیران کردیا

خیال آیا جو پڑہنے فاتحہ کو میرے مدفن کا
ارادہ جب کیا اوس گلبدن نے سیر گلشن کا

محبت لائی جب بعد فنا گور غریبان پر
غبار خاک نے تب پایا اوسکی پاٹ دامن کا

اگر چاہت نہ ہوتی عشق خوبون مین قیامت تک
نہوتا دل یہہ شیدا اوسکی زلف وخال رہزن کا

مچلنا اور بگڑنا گالیان دینا یہہ کیا خو ہے
خیال اتبک گیا دل سے نہین تیرے لڑکپن کا

ہمارے ماہرو کی ہمسری کیا کرسکے کوئی
ہلال ابرو ہے مصحف رخ نرالا ٹہاٹ جوبن کا

بلا دلدار کے گلشن کا کیا ہو لطف عاشق کو
تماشہ بی مزہ سب ہے گل سنبل و سوسن کا

خدا الفت نہ دیوے دل مین عشق خوبرویان کی
حذر کر دل سے اے مہتاب ان کے مکر او رفن کا

ڈسیگی بنکے کالا سانپ دل اس عاشق تن کا
کسیکو عشق خالق تو نہ دے اوس زلف ناگن کا

اگر ڈالے گلی مین ہاتھہ کوئی میرے قاتل کے
وہ مارِ تیغ فولادی اوتارون بوجہ گردن کا

ہوا اس باغ دنیا کی لگی جسکو ہوا عاشق
وہی جا خاص ہے قمری و بلبل کے نشیمن کا

لڑاوے گر نظر کاؤس رستم اور سکندر سے
کرے چین و ختن ویران ہی ایران ملک جس کا

نہین طاقت ہے اسفندیار اور سہراب بر زرو کی
ہی توڑا دم مین کفر افراسیاب و گیو بہمن کا

کسی اشراف کو خالق نہ ڈالے اوسکی پھندی مین
کلیجا آب کر دیتا ہے پتہر اور آہن کا

نہ ہو مہتاب اب شیدا کسیکی خوبروی پر
جپ اوسکے نام کو دل مین یہی ہی کام سمرن کا

تمہارے ہجر کے صدمے اوٹھا سکے تو کیا
ہماری جان تب عشق مین سے ہیگے تو کیا

ہم اپنی جان سے گو خود بخود مرے تو کیا
تمہین تو رحم نہین ہم اگر سبکے تو کیا

وہ دیکھتا ہی نہین جو ہماری جانب کو — نہ رہی دینے کو سر اپنا تم جھکے تو کیا
نہ ہم کو بوسون سے تسکین نہ اوس کی باتون سے — بغیر وصل کے تنہا اگر ہنسے تو کیا
یہ جان عزیز کو کھونا نہ مصر الفت مین — تمہاری چاہ ہے یوسف اگر بکی تو کیا
خیال یار کو کب آیا اور تم کو صبر — ہزار ردی ہوئے ہوا ب رُکے تو کیا

روانہ کرتے ہو خط یار کو عبث **مہتاب**
جواب آتا نہین نامہ بر گئے تو کیا

جاتے ہو تم آج کیدھر جانا — ذرا تشریف لا ادھر جانا
بعد مدت کے ہوا دید نصیب — ناز و عشوہ دکھا اودھر جانا
آپ تو ہین بگوشہ روپوشان — ہم کو ہے حکم دربدر جانا
ہون مین خستہ خراب مدت سے — آپ پھرتے ہین گھر بگھر جانا
غش کی حالت ہے دل کو تھام تو لو — خون ہوتا ہے اب تو ڈر جانا
لے کبوتر تو نامۂ فرقت — میرے دلبر کے پاس اُڑ جانا

تجھ پہ **مہتاب** جان دل سے فدا
اپنا جلوہ دکھا کے پھر جانا

پانی اگر پیا تو مزا ہے شراب کا — دل غم مین بھن رہا ہے مزا ہی کباب کا
ہے ماہ وش کے ہاتھ مین ساغر بعشوہ ناز — دیکھو حیا شرم ہے مزا ہی حجاب کا
رخسار یار پر ہے وہ مار سیاہ زلف — ڈستی ہے دلکو دیکھو مزا پیچ و تاب کا
محفل مین دھوم دھام ہے ارباب اور نشاط — دل چاہتا ہے سن مزا چنگ و رباب کا
اوس گلبدن کو دیکھ کے بیہوش ہو گیا — چہرے پہ کوئی چھڑکے عرق کچھ گلاب کا

ہے اوسکو زندگانی مثل خضر تو کیا | ہو وصل میسر تو مزا ہے حباب کا

مہتاب حسن یار کی کیا کچھ ثنا کرے
رخسار گل گلاب مین رخ ماہتاب کا

وعدہ تونے صنم ہم سے عجب خام کیا | منتظر دید کا اس دل کو صبح شام کیا
رات دن چین نہین دل کو دل آزاری سے | انتظاری نے تری خواب و خور حرام کیا
چشم نگران ہو تری رہ مین مثال نرگس | دیدہ حیران نے تک تک کے بھلا شام کیا
دلبری یار کی پوچھون ہون خبر قاصد سے | میرے گلرو نے مجھے کچھ بھلا پیام کیا
کوئی اتنا تو بھلا جا کے یہ کہدو اوس سے | خاص دیدار کو اس جا یہ ہم قیام کیا
پھاند کے دل کو میرے ڈال گرفتار رہا مین | حلقۂ زلف سے پھاندا کہ عجب دام کیا
کوئی غمخوار نہین اوس سے گلا تیرا کرون | تیرے وعدہ نے تو آغاز کو انجام کیا
جو مقدر مین ہی اپنی وہ نہین ٹلتا ہے | میری تقدیر کی خوبی نے عجب کام کیا

کیا کرین کس سے کرین شکوہ ترا اے مہتاب
زلف زندان مین دل اپنے کو مدام کیا

یار کا رخ ہے ماہ سے بالا | صاف ظاہر ہے چاند پے ہالا
گل سے نسبت نسیم تن سے ہی | داغ رکھتا ہے دیکھو گل لالا
زلف سے ناگنی کو کیا ہمسر | گیسو ہے یار کا بہت کالا
بس ثنا ہو کیا اوسکے اعضا کی | کیا ہی رخسار روئی کا گالا
دن کو بھین شب شمار انجم | شام سے ہو گیا ہے اوجیالا
زلف مین اسقدر پھنسایا ہے | جیسے پھنس جائے ماہی در جالا

تیری فرقت مین تڑپتا مہتاب
سینہ مین روز غم کاٹے۔ بہالا

وصال یار مین سوئے ملا کے لب سے جو لب — یہہ حظ کبہی نہ اوٹہا تہا سوائے آجکی شب
صفائی یار سے وصلت مین ہوگئی بالکل — میسر ہوویگا لطف عجیب ہم کو اب
بدن مرگ نجائیگا اوس صنم کا خیال — ہم اس سے زیست مین بی شبہہ ہین وصال طلب
اگرچہ لائے وہ تشریف میرے گھر کو آج — تو روز عید کا ہو جائے اور عیش و طرب
ہزار جان سے ہوتے ہین ہم تو اسپہ فدا — ہمارا دیکہین خیال اوسکو آتا ہیگا کب
ہے جا سے حیف نہ بر آئی ارزو دل کی — ملا وہ شوخ تو کرنے لگا عتاب غضب

نہ کام عشق سے مہتاب کو رہا اوسکے
بچائے صحبت بیرحم سے تو اے یارب

فراق یار مین تسکین ہے آج تپ سے اب — وہ درد دل بہی تو بدلا ہے کل کی شب سے اب
اگر نہوتا وصال صنم سبب مجہے ۔ ناصح — تو ہوگیا تہا ہمارا بہی کام کب سے اب
خدا یاد و رہو جانان کے دل سے سنگدلی — دعا یہہ میری ہے ہر صبح و شام رب سے اب
میرے مسیحا کی آگے مسیح سہم گیا — وہ معجزہ تہا یہہ جان بخشی غضب سے اب

جو قول بوسونکا مہتاب سے تہا دینگی ضرور
وفا وہ عہد کرو تم زبان و لب سے اب

ساقیا ایسی پلادی کوئی گلگون کی شراب — جسکے پیتے ہی اوٹہے یار کیجانب سے حجاب
آرزو وصل کی رکہتے تہی تمہاری جانان — بس جدائی سے جگر جل کے ہوا مثل کباب
ہے کہان راحت و آرام دن و رات ہمین — اڑگیا جانکی بیچینی مین آنکہون سے خواب

وصل مین جا یگا ہم سے جو وہ کرتا ہی سوال — جو چاہتے ہین ہمکو یہہ دیتا ہے جواب
طالب وصل صنم کا ہون دوا ہے مشکل — لخلخہ کام یہ آتا ہے نہ کچہہ عرق گلاب
بے گنہ قتل کیا اب تو ذرا دیکہہ ادہر — صدقے چتون کے ترے رخ سے اوٹھا جلد نقاب

بیوفا ذات ہے خوبون سے نہ رکہنا امید
شکوہ بے فائدہ ہے ان سے تمہارا مہتاب

ہم پہ کسواسطے خفا ہین۔ آپ — ہمپہ کیون برسر جفا ہین۔ آپ
گو کرے آپکی کوئی۔ تعریف — ہم یہہ کہتے ہین بیوفا ہین۔ آپ
مرض ہجر کا علاج نہین — اوسکی صحت کی کیا دوا ہین۔ آپ
بیان سے اپنی کوئی ہی گذرے — کس قرینے سے بے خطا ہین۔ آپ
دیکہکر کیون نہ ہوون حیرت مین — آئینہ کی طرح صفا ہین۔ آپ
ہے خطا وار جامۂ بشری — عفو تقصیر کے عطا ہین۔ آپ

اب تو مہتاب کا گنہ بخشو
بحر حق مقبل دعا ہین آپ

بس حیا سے رکیا دلدار۔ چپ — محو صورت مین ہوا اغیار۔ چپ
بس ادب تہا حسن کا جوبن کے آہ — دیکہتا ہون آپکا دیدار۔ چپ
غیبتین کرتے تہے میرے یار سے — مجہکو دیکہا ہوگئے اغیار۔ چپ
یا الٰہی بیخودی مین کیا۔ کیا — بات کے کرتے ہی کرتے ہوگیا یکبار۔ چپ
عجز و منت سے کہا مہتاب نے کچہہ فرقت کا حال — ہو مخاطب ہوگیا دلدار۔ چپ

ترپتے ہین جدائی مین ملیگی تمکو کب فرصت — ذرا میری خبر تو لو کہ جس سے ہووے اب فرصت

کرم ہے لطف ہی کرتا ہون بیحد آپ سے منت
اگر ملجاوٗ احسان ہی دگر نہ ہو وے جب فرصت

یا اپنی وقت ساعت دن سے کر دیجے مجہی آگاہ
مجہی ہر حال ہر لحظہ و ہر ساعت مین سب فرصت

ہمیشہ ذکر مین تیرے نہین ہی مین یک دم بہی
زبان اور دل پشیان کو نہ دن فرصت نہ شب فرصت

ہمیشہ منتظر رہتا ہے بس مہتاب وصلت کا
یہہ کیسے وامدے ہوتے ہین کیا فرصت عجب فرصت

ایضاً

کہان تاب و توان دلکو نہین بیمار کو طاقت
نہین مطلق توانائی نہین رفتار کو طاقت

ذرا صورت دکہا جاوٗ سے بیمار کو راحت
کہون کیا مین پیام اپنا نہین گفتار کو طاقت

وہ ہین نازک بدن اور ناز و نعمت کی ہین پروردہ
قدم رنجہ سی نفرت ہی کہان دلدار کو طاقت

ہم مدہوشی تری فرقت مین نوشی کی حالت ہی
نہین کچہہ ہوش باقی ہی کہان ہشیار کو طاقت

سسکتا ہی ترا قاتل پڑا بستر پر غلطیدہ
ہوا بسمل جو ابرو سے کہان جاندار کو طاقت

کمان ابرو دنگہ نشتر زلف کالی دو ناگن ہین
مژہ اور ناز کے ہر نون سے کیا تلوار کو طاقت

یہہ حسن و ناز خوبی خوشنمائی بانکپن غمزہ
تری یہہ شان شوکت ہی کہان میدار کو طاقت

ہین خوبی سے گلاب و گل قدہ رعنا سرو گلشن
رخ انوار ہی تابان کہان گلزار کو طاقت

ترے قول و قرارون سے ہوا مہتاب بس عاجز
زیادہ روز ازل سے ترے اقرار کو طاقت

تصدق تیرے ہوتی ہین نہین ہی تجہکو کچہہ الفت
بلا لے تیرے چہرہ کی سوا میرے کسے طاقت

زبان پر ذکر ہی تیرا دعا بس یہہ ہی خالق سے
ملا دے میرے دلبر کو شاد سے دلکی سب کلفت

الم غم یاس حسرت سے تباہ ہین دم و لحظہ
ہمیشہ کنج تنہائی مین ہوتی ہے ہمین وقت

کرو جلدی علاج اگر یہہ بسمل نیم جان کا اب
ہماری آہ و زاری کہینچ لائی ہمکو غفلت مین
ذرا بیمار کو دیکہو تڑپ اور بیقراری ہے
ہماری جان جاتی ہی تمہین منظور ہی غفلت
مری کمبخت ہی قسمت ہوی برباد سب محنت
گیا سب صبر اور طاقت نہین ہی دل مین کچہہ ہمت

ملو مہتاب سے آکے پریشان سینہ سوزان ہے
اوٹہا دو دوئی کا پردہ عرض ہی میری صد منت

یار کا دل ہوگیا ہم سے - اوچاٹ
رات بہر رو یا کئے فرقت مین جو ٹ
سج نیا ماتھے پہ افشان کی چمک
جنبش ابرو سے لاکہون قتل ہین
گو نچہوڑون حشر تک دامن کا - پاٹ
اشک بہنی سے بہرے نالے - اور باٹ
حسن و خوبی مین ہے سب سے بڑہکی ٹہاٹ
اسقدر شمشیر کی دیکہی نہ - کاٹ

اب جو ہے انکار بوسون سے عبث
کس لئے مہتاب کو دیتے تہی یہ چاٹ

گیا رخ سے جو اوسکے برقع اولٹ
ٹکٹکی جب لگی تو پہر - بولا
وصل ہونے دیا نہ اوس نے میرا
اوسکے چہرہ پہ جو کہ ہین - کاکل ٹ
اشک جاری ہین یاد مین اوسکی
چال نازک تہی یار کی - مشہور
ہنس کے کہنے لگا تو بری ہی ہٹ
مجکو بہاتی نہین تری کہٹ - کہٹ
کیا کہون انکی ذات ہی نٹ کہٹ
مثل ناگن ڈسی ہے زلف کی - لٹ
ایسے روئے کہ بن گیا پن گہٹ
یک تماشہ کو ہوگیا - جمگہٹ

ہے یہہ مہتاب منتظر دیدار
بہر حق جلد اوٹہا ذرا گہونگہٹ

کیسے دلبر کو ہیگی وصل سے ہٹ
اندنون ہوگیا بڑا انٹ کہٹ

مجھے جب تک نہ وصل ہوئیگا
میرا سر اوس کے در کی ہے چوکھٹ

یک نگہ ناز سے کیا شیدا
کیسی دل مین ہے میرے گھبراہٹ

ہوگئے قتل یک نگاہ کے ساتھ
جب کہ تمنے اٹھا دیا کہونگٹ

عالم نزع ہیگا عاشق ۔ کا
اب تو آ پیارے بہر حق جھٹ پٹ

نشہ کا مجکو ہوگیا دہوکا
چال دیکہی صنم کی جب لٹ پٹ

الغرض ڈر کے زلف مشکبو سے
گلے مہتاب کے گیا وہ لپٹ

پانی کی طرح پی گئے غٹ غٹ
یار نے دی جو بادہ کی تلچھٹ

گیا اوجالا ہوا اندھیرے مین
پردۂ رخ دیا جو اوس نے اولٹ

روئے فرقت مین یار کے ایسا
خواہش دل سے ہوگیا پن گہٹ

ہم کو دل سے ہے آرزوے وصال
یار کہتا ہے چل برے بہی ۔ ہٹ

گر ہزارون ہی آفتین آدین
ہم نچہوڑینگے یار کی ۔ چوکہٹ

لطف بوس و کنار خاک ۔ ملے
پہیر کے منہہ جو ہوگیا ۔ کروٹ

دوسرے سے لگا تو دل مہتاب
کیونکہ یہہ ہوگیا بڑا انٹ کہٹ

قطعہ

شکایت ہجر مین جانان سے ہوگئی کہٹ پٹ
بدل بدل لگا کہنے تم برے نٹ کہٹ

نہین ہے قرض تمہارا نہ اور کچہہ باعث
سبب اور واسطہ کیا ہے جو بکڑتے ہو جہٹ کہٹ

تمنا تھی سب مجھے مدت سے دید کی۔ انکی دیا ہوا نے جو یک بارگی سے جھروما الٹ
لپیٹا ہو کو چھپایا بہت تن عریان جو صاف پاگیا آنے کی کچھ میری۔ آہٹ

تسلی ہو جیئے مہتاب گلے سے لگو
ہنسی خوشی سے تم آکے اب ذرا جھٹ پٹ

کیون بہلا صدمے جدائی کے اٹھاتے ہو عبث ذکر بدنامی برائی کی اٹھاتے ہو عبث
دل لگا ذلت خرابی کیا سبب لیتے ہو تم بوجھ سر پر کیون برائی کے اٹھاتے ہو عبث
جنکو تم ہو چاہتے وہ تم سے بچتے ہین مدام رنج کاہش بیحیائی کی اوٹھاتے ہو عبث
ان کے مکر و فن کو عمدہ جانتے ہو تم عجب چہ چلی کیون خودنمائی کے اٹھاتے ہو عبث

چپ رہو مہتاب جانے دو ملامت یار سے
بار انکے بیوفائی کی اوٹھاتے ہو عبث

تیرے سوا کس سے مراد اپنی پاؤن غوث خواہش دلی بجز تیرے کسکو سناؤن غوث
مشکل کشا تمہین ہو حاجت روا تمہین ہو تیرے سوا قدم کے غرض کس سے لاؤن غوث
دل و جان سب تصدق تیری جناب پر تیرے قدم کے اوپر سب ہی لٹاؤن غوث
محبوب تم ہو رب کے سب ہین تمہارے بندے دین و ایمان سے اپنے قربان جاؤن غوث

مہتاب کے مقاصد بر لا جناب عالی
مقصد مراد دل کی کسکو بتاؤن غوث

خیال یار کو کچھ آگیا ہمارا آج اسی سے غم نے کیا تم سے بھی کنارا آج
عروج طالع بیدار اگر کرے اے دل تو ہووے کوچہ دلدار مین گذارا آج
وہان تو عیش کی محفل جو اوسنے ٹھہرائی رہے نصیب ہمین بھی جو ہو اشارا آج

ہمیشہ قید ہیں درد و الم میں یار کے ہم
رہائی ہووے تو ہم بھی کریں نظارا آج

کرینگے اوسکی محبت سے ہم کبھی نہ گریز
جو دیگا وہ بت عیار کچھ سہارا آج

نماز شام سے ہم انتظار بیٹھے ہیں
خدا ہی جانے کدہر کو ہے وہ سدہارا آج

یہی ہے خوب کہ مہتاب ملو پیارے
نہ ایسا ہوئیگا عاشق کوئی تمہارا آج

صورت یہ اوس یار کے اپنی ہے نظر آج
قربان کروں جان و مال و گھر آج

غرق ہیں ندامت میں دکھلا ہی کبھی خورشیدسا
طوفان ہو نوح کا دیکھیے جو دیدہ تر آج

تڑپوں ہوں بیقراری میں مہمان کوئی دم کا
ہو تجکو مبارک میں تو کرتا ہوں سفر آج

مٹ جائے سبھی رنج روا را ہو زندگی
آجائے اگر پہلو میں وہ رشک قمر آج

مہتاب وہ مہر کے خدا اوسلے نہ پہندے
کیوں مبتلا ہوں کاہے کر اپنی فکر آج

ملا جو آج وہ گل وہیں چمن کے بیچ
ملی ہے لال گویا جبقدر یمن کے بیچ

ملی ہے قیس سے لیلی و بلبلان گل سے
نزدیک اوسکی رہوں نافہ جوں ہرن کے بیچ

قتل تو ہو چکا ہوں یاد کوئے جانان ہے
تڑپکے مارتا ہوں ہاتھ میں کفن کے بیچ

تمہیں بہار رہی ہر دم ہمیں خزان ہی نصیب
نہ کوئی تم سا نظر گل پڑا چمن کے بیچ

چمک ہی افشاں میں مہتاب یار کے زیادہ
کہاں ہے نور وہ خورشید کی کرن کے بیچ

میں تو خود مرتا ہوں بہر خدا تلوار نہ کھینچ
جاتی ہے جان میری ابروئے خمدار نہ کھینچ

ہو شقید نہ میرا طایر جان اے دلبر
اپنے عارض پہ کبھی کاکل بلدار نہ کھینچ

دل میرا ہجر مین رو رو کے یہی کہتا ہی
کنج تنہای مین بیٹھا ہون سوے بازار نہ کہینچ

دل کو بہلاتا ہون مہتاب مین زندان مین مدام
اب مجہی دست بیابان جنون کہار نہ کہینچ

کہہ سکتا ہر د کو تو لاؤ کسیطرح
منت سے ہاتھ جوڑ منا آؤ کسیطرح

ہچکی تو لگ گئی ہے مٹاؤ کسیطرح
مرتا ہون تڑپتا ہون جلاؤ کسیطرح

مستی لبون پہ ملکے جسی کو دو جگہ
گوہر کو زیر سایہ چہپاؤ کسیطرح

کہدو کہ ہجر مین ترے شب ہو رات دن
مین سو گیا ہون مجکو جگاؤ کسیطرح

قیامت ہی دور دل کو کیونکر قرار ہے
وعدے بہت ہین کچہہ تو ہٹاؤ کسیطرح

آتش لگی ہے جل رہا دل جان تو بچے
پاؤن کی اپنی مہندی چہپاؤ کسیطرح

مہتاب اپنی جان کی چاہو مدام خیر
ان دلبرون سے دل نہ لگاؤ کسیطرح

میری طرف سی دے کوئی اوس یار کو صلاح
ملنے کی اور صفائی کی دلدار کو صلاح

سمجہانے کیا رقیب مجہی کچہہ اثر نہین
کافی نہین ہوتی ہے دل زار کو صلاح

مقتول ہون نگہ کا تری اوسپہ کیا ظلم
دو جا کے کوئی اوس بت خونخوار کو صلاح

مہتاب خدا دے اوسے مہر و وفا مدام
تاثیر نہین کرتی میرے یار کو صلاح

دست و پا شوخی مین مشہور اور کیا ہی شوخ
حنائی ہاتھون کو کیسے جلا دیا ہے شوخ

اوٹہایا واسطے خونریزی کے کمر بڑا
لبون پہ پان کی سرخی ہے کیا ادا ہی شوخ

ارادہ سیر تماشا کا ہو سوے بستان
چمن مین لطف گلو کا ہے اور صبا ہی شوخ

تصدق ہوتی ہے بلبل تو گل ہر سیم تن
نثار سرو ہے قد تیرا دلربا ہر شوخ

لہو کو ملکے وہ ہاتھوں سے یون لگا کر گیا
حنائی رنگ کو دیکھو کہ کیا ہوا ہے شوخ

کسی کو ناز سے باندھا کسی کو غمزہ سے
کسی کو باندھ کے زلفوں سے کیا بنا ہے شوخ

شکایت کرتے ہو **مہتاب** بےوفائی کی
گلہ کی جا ہے نہین کیونکہ خود وفا ہے شوخ

جگر مین تیری جدائی سے پڑ گئے سوراخ
علاج کچھ نہوا اور بگڑ گئے سوراخ

تڑپ ہے آہ ہے نالہ ہے گریہ زاری ہے
تمہین تو خیال نہین جس پہ پڑ گئے سوراخ

ہمارا حال ہے ایسا نہین خوشحالی ہے
بیان ہوتا ہے ایسا مدبر گئے سوراخ

پریشان حال بحالت تباہ غلطیدہ
اودہا مین یاد یہ اودم ادہر گئے سوراخ

کسی نے آ کہا **مہتاب** سے وہ آتے ہین
خبر کے سنتے ہی اوس وقت بھر گئے سوراخ

شادی و جشن وہ دلدار مبارک باشد
سب کو یہہ گرمی بازار مبارک باشد

کیا کہون نوبت و نقارہ و قرنا کی صدا
ہی عجب دہوم نمودار مبارک باشد

سر پہ مقیشی بندہا سہرہ جہلکتی لڑیان
سب کہین آ کے سزاوار مبارک باشد

بہار عیش کی گلشن سے صدا آتی ہے
گل و بلبل سے ہے ہر بار مبارک باشد

پیرہن زرین سے آراستہ ہو کر بیٹھو
ہم کرین آ کے تمہین پیار مبارک باشد

نورتن بازو پہ ہر تن مین مرصع زیور
سب کو اوس گل کا ہو دیدار مبارک باشد

کیا کہون آگے مین تعریف مین عاجز ہے زبان
حسن **مہتاب** نثار یار مبارک باشد

نہ مار بلبل بیدل کو تو ارے صیاد
گلو مین مست سے کیون کرتا خانما برباد

کہلے ہین غنچہ و گل بوستان مین خاص و عام
کرے ہی شوق سے ہر گل پہ چہچہے دلشاد

بہری ہی جو نچ مین گل سے ہزار خندان دہن
نہ چہیڑ عاشق شیدا کو اے ستم ایجاد

چمن ہی سیر سے باد بہاری سے ہر آ
ترانہ عشق کا قمری سے ہو گیا بنیاد

ہوا چمن کی اگر تمکو بس پیاری ہے
تو ساتھ سے چلو ہمکو جلو مین کرکے یاد

غم و جدائی سے رہتے ہین ہم پریشان حال
تم اپنے عیش مین رہتے مدام شادان شاد

ہے تنگ ناز و غمزہ جدائی سے مہتاب
سوا خدا کے مین کس سے کرون تری فریاد

ایضاً

ہمارے بعد کبہی کیجیو ہماری ۔ یاد
کبہی تو قبر مین کر دیجیے ہمین دلشاد

کبہی کبہی تو ہمارے مزار کو ۔ دیدار
دکہا کے پہول چڑہایا کیجیے کبہی تو شاد

خیال رکہنا ہمارا کبہی نہ بہولیو آپ
تمہارے ہجر مین جانان ہوے ہین ہم برباد

وصال ہجر کا احوال رحلت ۔ بجا
جو کوئی پہونچے تو کہدیجیے ہمارے بعد

ہی دل کا مدعا مہتاب اوس پری وش سے
یہہ یاد رکہنا کہ بعد قبر سے نہو فریاد

آج کل مین شوخ کو ہی اب ۔ گہمنڈ
توڑتے ہین پل مین دیکہو سب ۔ گہمنڈ

گر مقابل تیر مژگان کا کرین
جانون مین اوسوقت انکا سب گہمنڈ

پی گئے سب مثل دختر رز کے ۔ ہم
جانتے ہین انکا اب ہم کب ۔ گہمنڈ

سب دیئے ہین توڑ عشوہ ناز کو
زلف کاکل اور دندان لب ۔ گہمنڈ

بس سنو مہتاب کیا کچھ فکر ہے
توڑ دینگے ہو دیگا جب جب گہنڈ

حال ہجران کا اوسے ہمنے جو لکہا کاغذ — حیف قاصد سے نہ بولا وہ نہ دیکہا کاغذ
اوسکو جو شوق کبوتر کے اوڑانے کا تہا — نامہ کو پہاڑ کبوتر سا اوڑایا کاغذ
خط کتابت کا ہمیشہ سے ہی دنیا مین رواج — کبہی بہولے سے بہی اوسنے نہین بہیجا کاغذ
خون بہا حشر کے دن اوس سے مین لونگا بیشک — وہی دکہلا کے جو محضر کا بنایا کاغذ

بیقراری دل مہتاب کو ہرگز نہ ہی
پاس سے اوسکے بہت دن ہا جو آیا کاغذ

بالون مین سر پہ ترے آج ہی پیکر تعویذ — شفق صبح سے زیادہ ہی منور تعویذ
ہی تڑپتا بخدا غور کرو عہد شکن — درد سر دور کر بیمار کا دیکر تعویذ
دل وحشی کے سنبہالنے کو نہین کچہہ تجویز — نہ تو جنتر ہے نہ منتر ہے مسخر تعویذ
قاتلا خوف و وحشت سے ترے میرا مزار — کانپ جاتا میری مرقد کا چمک کر تعویذ

کوئی تاثیر نہین اوسکو ذرا اے مہتاب
دعا سیفی نہ فتیلہ کوئی اوسپر تعویذ

دیگر

یہہ تو امید نتہی تم سے ہمین اے دلبر — چاہ مین ڈال کے کر دوگی محبت کمتر
تیغ ابروہی نے کر ڈالا ہمین قتل ابہی شوخ — رکہتا ہی کسلئے ہملا دو گلے پہ خنجر
قیس فرہاد ہوے لیلی و شیرین پہ فدا — جان دی اپنے اوسی عشق مین بیخوف و خطر
آفتین اتنوا اٹہاتے ہین تری فرقت مین — دیکہین کب وصل سے ہوتے ہین ہمارے خوشتر

خدا اب نہ لگاؤنگی کسی سے دل کو
ذایقہ دیتا نہین کچھ بھی محبت کا ثمر

جان بھی جاتی ہے میری تو کہو جانے دو
نہ ملون پر نہ ملون تجھسے کبھی آٹھ پہر

کوی خوش وضع وفادار کرینگے محبوب
دل سے جاتا نہین اپنے تو محبت کا اثر

عشق مین پڑتی ہے آ آکے مصیبت کیسے
اسپہ لاحول پڑہو نام پہ اسکے مل کر

بے وفاؤن سے تو امید نہین ہی مہتاب
انکے پہندے مین خدا اب تو نہ ڈالے بہتر

جبکہ شیدا ہو چکا سیب زنخدان روے یار
کشتۂ جور و جفا ہر دم ہوا ابروے یار

حالت غش مین نہین درکار ہی عطر و گلاب
ہوش مین لاتی ہی مجکو وہ ہواے کوے یار

کاکل پیچان سنواری رخ پہ جب دلدار نے
مو بمو مرہون منت ہوگیا ہر موئے یار

دیکھیے قسمت ہماری کیا نئے لاتی ہی رنگ
غیر اب ہم بنگئے سونگین رقیبان کوے یار

آیگا مہتاب بیشک تیرے نامہ کا جواب
اب تو قاصد بھی روانہ ہو چکا ہی سوے یار

ہمارے اوسکی نہین ہوتی ہے کبھی تکرار
ملا نہ سینہ سے سینہ ابھی یہی تکرار

وصال ہوگی جو خوش ہوسکے ای میرے یار
مٹے گی میری تمنا سنا جبھی - تکرار

جو عہد بوسو نکا تھا کیون نہین ہمین دیتے
نکالی تمنے کہان لکی سہے یہ نئی - تکرار

نہ وعدہ وصل کا پورا ہوا نہ بوسون کا
ہماری آپکی باقی رہی سبھی - تکرار

جو تم سے رکھتا ہے مہتاب آرزوے وصال
اگرچہ پورا کرو مٹتی ہے ابھی - تکرار

ہوگیا ہمسے خفا صاف گریبان کو پھاڑ
ذکر فرقت کا سنا اوس نے کیا ہمسے بگاڑ

سنکے قاصد کی زبانی میرا سب رنج و الم
لگا یون کہنے بہروسا نہین ہی ڈاری - کا
آرزو وصل مین موقع یہ جو مین جا بیٹھا

تیز ابرو کو کیا جیسے ہو تلوار کی - باڑ
شکار کھیلی ہین ہر وقت ٹٹیون کی آڑ
سنکے آہٹ کو مری اوسنی کیا بند کواڑ

سوے بستان کے جو مہتاب گیا جہنجہلایا
گل و بلبل سے خفا کردیا گلشن کو اجاڑ

ایضاً

جاؤن کس دشت و بیابان مین کوی جانان چہوڑ
واسطے اللہ کے پہولون کی چادر تو بلا
آرزو تہی کئی مدت سے چلو ساتھ رکاب
ہون دل و جان سے فدا یار جو جاہو کرلو

چاند جاتا ہی کہان اپنا ماہ تابان چہوڑ
زاہد خدا کے واسطے گور غریبان - چہوڑ
سیر کو جاتے ہو تم مجکو اب پریشان چہوڑ
کہین جاتا نہین ہرگز مین تیرا دامان چہوڑ

رکہو مہتاب یہ اب نظر عنایت کی ضرور
آبسا تیرے ہی کوچہ مین اب گلستان چہوڑ

دیگر

صفت اوس زلف جانان کی نہ کوی کرسکی ہرگز
اگر باہم محبت اور الفت کے اشارے ہین
ہمارا نامہ ور اب تو پہنسا ہی ان کے پنجہ مین
غضب کی آنکہ دکہاکے گرایا بام سی ہمکو

پہنسے جو دام مین اوسکی نہ پہر وہ مڑسکے ہرگز
نبہی ہے دوستی بیشک نہ جب تک لڑسکی ہرگز
بندہی ہر جس کبوتر کے وہ کیونکر اڑسکی ہرگز
جنونکا حق نگہبان ہی نہین وہ گرسکی ہرگز

جفا او جور سہے اوسکے تجہ مہتاب کیا ڈر ہی
تیرے پلہ ہی مولا نہ بازی ہر سکے ہرگز

ایضاً

نگاہِ ناز سے اوس یار کے گیا۔ عاجز
ہمارے قتل کا بیڑہ اٹھا ہوا۔ عاجز

مریض عشق کا کیونکر علاج ہو ناصح
اب مرض کو اوس مداوا ہی کر دیا۔ عاجز

شراب تیز سے شعلہ جگر مین اٹھتا ہے
تمہارے خوف سے پی پی تو ہو گیا۔ عاجز

مین چاہتا ہوان خدا تمکو دلمین الفت دے
نہ بیوفائی کا چھوڑا کہین رہا۔ عاجز

جدای آپکی مہتاب کو ہوئی ہے خار
تمہارے عشق نے اب کر دیا سوا عاجز

مجکو پہونچا دے کوئی اب جلد میرے یار کے پاس
زندگی کا جو مزا ہو چھو ہے دلدار کے پاس

خواہش وصل مین کیا جان کو کھویا ہمنے
دل میرا پہنس ہی گیا اوس بت خونخوار کی پاس

تف ہے اس جینے پہ کچھ لطف ہی حاصل نہ ہوا
جا پڑا پہندمین دل کیسے ستمگار کے پاس

نہین اس عشق سے ممکن ہے رہائی واللہ
جلد پہنچا مجھے جلاد ستمگار کے پاس

حیف آغاز محبت مین بتون کا شکوہ
صبر کر دیکھ ستم کیا کیا جفاکار کے پاس

زندگی تلخ ہی عمر اوسکے تو آرام کہان
کسی صورت سے دلا چل بت عیار کے پاس

نہین چھوٹ کے کی جان مفت مین جائیگی یونہین
دل ہدف ہے میرا لے چل تو کماندار کی پاس

کوی مونس ہے نہ ہمدرد جو اوس سے یہ کہے
نزع کا وقت ہے جا اپنے تو بیمار کے پاس

چھوڑ حورون کی ہوس خلد برین چل مہتاب
جا ملیگی تجھے خود حیدر کرار کے پاس

کسیکے قتل پہ ہرگز نہ تو کمر کو کس
تمہاری تیغ نگہ سے ہین مرتے خود کس کس

یہ کام خنجر و دشنہ سنا سے ہوگا نہین
ہمارے قتل کو کافی ہے تیغ ابرو بس

کسیکے خال و خط ابرو کو غش نکر اے دل
اگرچہ بستا ہی فقط اپنی مہ لقا سے ہنس

چمن مین یار ہی ساقی ہی جام سے و صبا
گہمنڈ گہنڈ کی جو آیا ہے ابر تو بہی برس

ہی آرزو تیرے وصلت کی مجکو او ظالم
تجہے تو رحم نہین دل میرا رہا ہے ترس

خطا جو ہمسے ہوی ہو اوسے عطا کر دے
گناہ بخشی کرو دل ہی تم مین ہون بے بس

فراق یار سے دل کو تسلی کیونکر ہو
نہ کوئی ہمنشین ہمارے ہی اور نہ کوئی انیس

شراب وصل بہین غیر ہم کو کیا حاصل
نہ دل کی آرزو نکلی نہ کچہہ بر آئی ہوس

پہنسا جو زلف کے پہندے مین وہ نہین نکلا
تو جان بوجہ کے مہتاب اس بلا مین نہ پہنس

آرزو ملنے کی رکہتا ہے پر ہیر و خواہش
ایک مدت سے اسی امر کی مجکو خواہش

جبکہ ابرو سے کمان اوسنے چلایا مجہپر
میرے جلانے پر زیادہ ہوئی اوسکو خواہش

ذرا چہرہ سے نقاب اپنے اوٹہا دو مہرو
دیکہنے کی تری مکہڑے کی ہے دل کو خواہش

مین دل و جان سے تجہپر ہون تصدق پیارے
اب تو ہی میری ملاقات کی کر تو خواہش

تجکو مہتاب سا شیدا نہ ملیگا ہرگز
دیکہو پچتاؤگی ملیاؤ ہی انکو خواہش

ایضاً

مزاج رکہتی ہین اپنا وہ گلعذار آتش
اسی نظر سے ہے انکو اعتبار آتش

تپ فراق کی گرمی ہے مجکو مدت سے
اسی سبب سے وہ مہرو ہی ہو نثار آتش

ہات پاؤن مین دیکہہ مہندی کو
دل مین اٹہنے لگا غبار آتش

آہ کو روکتا ہون اب مین بہی
باندہتے ہین وہ اب حصار آتش

تب فراق کی گرمی کو بہ گیا مہتاب
اسی وجہ سے جلاتی میرا مزار آتش

ہم تمہارے نہ رکھو یار ہمیشہ کاوش
تمکو لازم نہیں دلدار ہمیشہ کاوش

جو کہ دشمن ہیں اسی دیر میں انکا شیوا
انکو زیبندہ ہے اصرار ہمیشہ کاوش

ہم تو بندہ ہیں دل و جان سے تمہارے صاحب
جب یہ تم کرتے ہو تکرار ہمیشہ کاوش

جور کرتے ہو جفا کرتے ہو انصاف نہیں
ہوں میں ہر حال میں بیزار ہمیشہ کاوش

خوف رکھتا ہی یہ مہتاب تیری چتون سے
ہاتھ میں رکھتی ہو تلوار ہمیشہ کاوش

حسن گلرو کا جو دیکھا ہوا گلشن خاموش
صورت اوس یار کی دیکھا ہوا جوبن خاموش

سیر کو باغ میں آیا گل خندان گل تر
دیکھا اوس چشم کو بالکل ہوا سوسن خاموش

جب لڑی آنکھہ تو جھنجھلا یا بہت کچھ مجھپر
اپنے چہرہ کو چھپا ہو گیا بن ٹھن خاموش

اوس بت عیار کا اس دیر میں ثانی ہی نہیں
دیکھا اوس بت کو ہوے سب ہی برہمن خاموش

دیکھہ مہتاب پریشان ہے زنخدان انکی
خوف رہتا ہی ہر اک وقت وہر دن خاموش

اگر وہ لاتے ہیں تشریف میرے گھر پہ خاص
کرینگے ہم بھی تواضع کچھہ انکی ہو کر خاص

سواری ہوم ہی آئی جو میرے مہرو کی
قبا جو بر میں تھی پہنے وہ تھا مشجر خاص

اوٹھا کی یار نے سر یک نگاہ جدہر دیکھا
پریشان لاکھوں سے ہو دیکھہ زلف ساحر خاص

گیا جو باغ میں وہ گلبدن عجب یہ ہوا
گلوں کی بو تھی خجل بلکہ مشک عنبر خاص

لکھا جو نامہ اوسے تو لیا خفا ہو کر
نکالی حسرت دل اوسنے نامہ بر پر خاص

عجب نہین ہے کہ شوق ہووے گور عاشق کی … چڑہاوے پہول جو وہ قبر پہ خود آکر خاص

پڑہی گئی جو غزل آج اوس مسیحا کی
نثار ہوتے ہین مہتاب اوسکو سنکر خاص

لبہای دل کو میرے خوب تیری صورت خاص … ہوی ہی مجکو ہی اب تجہسے اک محبت خاص
ہوگیا مجہسے وہ مشہور جہان مین اب خاص … کون کہتا ہی میرے یار سے اب الفت خاص
ہم فقیرونکو نہین خوب لباس و زینت ہی … بادشاہون کے تئین خوب ہی یہ زینت خاص
نہ خطا دار ہے میری اور نہ کچہہ میرا قصور … جو بیان میرا ہے یہ ہی ہی لبس حقیقت خاص

کوچہ گردی تری مہتاب کو ہی مدت سے
راتدن رہتی ہے بس مجکو یہ شفقت خاص

جو حکم دو تو مین اگر ابہی کرون کچہہ عرض … اطاعت آپکی ہو میری کچہہ بر آوے غرض
تمہارے عشق مین اب مفت جان جاتی ہے … یہ صاف کہنا پڑا آپ سے ہمین بالغرض
تمہارے چہرہ پہ ہے جو خال و کاکل مشکین … پہنسی ہے مرغ دل اس دام و دانہ پر بیغرض
کسیکی حاصل امید بر نہین آتی … بہت ہی شور ہے جو سچ پوچہیے یہ عشق کی غرض

لگی ہے درزی سی آتش یہ سینہ مین مہتاب
صنم کے جامہ کا کم کر دیا جو اوسنے عرض

سچ تو یہ ہے اوس صنم سے ارتباط … اے صنم تیرے ستم سے ۔ ارتباط
اب شب وصلت مین رنجش آنجاے … ہے نہین راحت مین غم سے ارتباط
اب محبت رہ رسم کیونکر سبہی … ہے جو غیرون سے صنم سے ۔ ارتباط
جانثاری اسلئے اجتناب ۔ سے ہے … جس طرح اہل کرم سے ۔ ارتباط

گا ہے ملتے ہو کبھی مہتاب سے
اس لئے ہے تم سے ہم سے ارتباط

تیرے وعدہ کا بس قرار۔ غلط — قول کا تیرے اعتبار۔ غلط
بیان کرتا ہون بیقراری کا — کہتا سب ماجرا وہ یار۔ غلط
گر وہ جامہ قرآن کا پہنے — ان کو الفت کہان سے پیار۔ غلط
داغ پر داغ دل اوٹھاتا ہے — ہوتی گنتی نہین شمار۔ غلط

باز اقرار سے ترے مہتاب
وعدہ کیا ہے بار بار۔ غلط

دل مین اب پیچ پڑا یار کے خدا حافظ — کچھ سمایا ہے ستمگار کے خدا حافظ
لاکھ ہم کرتے ہین منت کچھ نہین اوسکو خیال — جی مین کچھ آگیا دلدار کے خدا حافظ
سر کو قدمون پہ رکھی ہاتھ بہی جوڑے لیکن — دل کو بہکا دیئے سردار کے خدا حافظ
اوسکے کوچہ مین کوئی بھول کے نہ آجاوے — قتل لاکھون پڑے دیدار کی خدا حافظ
ذکر فرقت کی سوا کوئی نہین میرا قصور — بہیجتا ہے وہ سوے دار کے خدا حافظ
گالیان دیتے ہو سو سخن کی نہین کچھ دریافت — خوب انصاف یہ گفتار کی خدا حافظ

وعدہ کرتے ہو مہتاب سے ہر روز نئی
تیری بدقولی و انکار کے خدا حافظ

شب وصلت مین رہے اسکا ذرا پاس لحاظ — ذکر فرقت کا مری چاہیئے دلدار لحاظ
کوچہ گردی مین کرو آپ نہ رسوا مجکو — ایسی باتون کا رہے آپ کو عیار لحاظ
شرم کا موقع نہین صاف دلی سے ملو — وصل کی شب مین نہین خوب بہلا یار لحاظ

جو ہوا ارشاد بجا لاؤن ہمہ تن آنکھون سے — ہو اطاعت کا مری آپ کو سر دار لحاظ

جان نثاری کا ہے مہتاب کی کچھ تمکو خیال
اب کبھی کیجیو ہم سے نہ خبردار لحاظ

قتل ہوتا ہے یہ غمخوار کا خدا حافظ — ہم سے بیرحم سدان زار کا خدا حافظ

صید کا بسکہ ارادہ ہے زیادہ اوسکو — طایران عاشق بیمار کا خدا حافظ

باندھ پر اپنے کبوتر کے گیا نامہ روان — پیک وہ قاصد پردار کا خدا حافظ

ماہرویون مین گیا آج وہ صد عربدہ کار — حق نگہبان وہ عیار کا خدا حافظ

دیدہ اب دیدہ کا ہے انتظار مین تیری — چشم وہ نرگس بیمار کا خدا حافظ

راستی اوٹھ گئی دنیا سے ارے ای ظالم — تیری اس ظلم کی تکرار کا خدا حافظ

داد مہتاب کی سنتا نہین کوئی - فریاد
ایسے بے منصفی و سرکار کا خدا حافظ

ایضاً

آج روشن ہی تیرے نور سے انوار شمع — اوسکی محفل مین دل افروز ہے گلزار شمع

ق

مجلس عیش مین بس انتظار ہی تیرا — بغیر تیرے بجز تیرے بیقرار - شمع

تری ہی نور سے روشن ہے روشنی اوسکی — ترے فراق مین رہتی ہے دل آزار شمع

کچھ تو محفل مین فروغ اوسکے تئین تو دیدے — جلتی ہر شب ہے تری ہجر مین اے یار شمع

کسقدر فخر دیا یار نے عزت - تجھکو — پھر کبھی کرنا شکایت نہ خبردار - شمع

التجا یہ ہی ہے مہتاب کی کہنا الفت
باستہ خدمت مین ہمیشہ تری بیدار شمع

عشق پروانہ سے ہر جا ہو گئی مشہور شمع
بس تجلی کے سوا تیری ہین کچھہ نور شمع

بس جلاتی شام سے ہر شب ہی پروانہ کی تین
اب صبح محفل سے تیرے ہو گئی کافور شمع

بزم مین اوس شمع رو کے کیا ہی قدرت رو دکھا
ایک روئی کا ہی تپلا اوس پہ ہی مغرور شمع

نور ہی اوس ماہ کا خورشید تابان سے زیاد
روبرو مشعل کے کیا ہے نور بس بے نور شمع

ہر شب اے مہتاب اوس خورشید رو کے سامنے
خاص ہے روپوشش بس فانوس مین مشہور شمع

خدا اٹھاتا ہی دیکھین تو دل سے یہ کب داغ
اوٹھائی جاتی نہین فرقت مین داغ پر اب داغ

ہوا ہی سینہ مشبک غمون کے نشتر سے
پڑا ہی اوسمین تو ناسور ہے یہ بیڈھب داغ

شب فراق مین جینا بھی بے حیائی ہے
مٹیگا کب یہ جگر سے ہمارے یارب داغ

نگھہ لڑانا رقیبون سے تم کو کھیل ہوا
اوٹھانا پڑتا ہے بھاری ہمین تو یہ سب داغ

کبھی تو آ کے یہ زخمون کو اندمال کرو
بہت اٹھاتا ہی مہتاب دل پہ ہر شب داغ

ایضاً

رخسار یار پر ہے یہ مار سیاہ زلف
عاشق کے دل کو ڈستی ہی کیا بے گناہ زلف

کچھہ تیغ و تیر قتل کو درکار ہی نہین
ہین خود بخود یہ خنجر خونخوار آہ زلف

خود رفتہ و پریشان جو ہین کوئے یار مین
پھندے مین اوسکو لاتی ہین یہ خواہ مخواہ زلف

جسکو ہی عشق اپنے حقیقی حبیب سے
کیونکر وہ کر سکیگا بھلا اشتباہ زلف

جو نہ بندگی ہین نہین اپنے کریم کے
کب ان پرہیزگارون سے ہوگا نباہ زلف

جس نے خدا کو چھوڑ کے تو بندہ دل دیا
کرتی ہی ویسے لوگون بے شک تباہ زلف

مہتاب دیکھو عشق کے پھندے میں نہ پھنسنا
دانہ تو خال اور یہ ہے دام گاہ زلف

بلبل جو کرے نظر رخ یار کی طرف — دیکھے نہ پھر کبھی گل بے خار کی طرف
جسکو نصیب کوچۂ جانان کی سیر ہو — ہرگز کبھی نہ دیکھیے وہ گلزار کی طرف
ہے اوس سے سامنا میرا مرنے کی بعد بھی — منھ پھیرا شکایت نے ستمگار کی طرف
پھنکار دل کو دشمن ہی اللہ سے امید — ہے مار سیہ گیسوے خمدار کی طرف

مہتاب سب سلاحون سے دلبر ہی مستعد
غافل کبھی بچانا تو ہوشیار کی طرف

اب ہمارے اوسکے مدت سے نہین ہے اتفاق — سچ تو یون ہے بے محبت کے کہین ہی اتفاق
بیوفائی خودنمائی پیار سے بالکل چھوڑ دو — الفت و رغبت نہ کرنے سے نہین ہی اتفاق
کسطرح سے بوسے لین کیونکر کے لپٹائین گلے — جب وفاداری کرے ہوتا دہین ہی اتفاق
جو کہ سرگشتہ پریشان وادیہ وحشت کا ہے — کب بہلا دلدار سے اوسکے تئین ہے اتفاق

جسقدر تھا ملتفت وہ ماہرو مہتاب سے
اب تو سابق سے بھی سچ پوچھو نہین ہی اتفاق

ایضاً

اوس کا ہوگا کتنے دن سے اشتیاق — ملنے کا ہے صنم سن سے اشتیاق
ایک مدت سے ہین خواہان وصل کے — سچ کہو تمکو ہے کن سے اشتیاق
لوگ بد سکتے ہین اکثر عالم نسوان کو — کونسا آدم نہین ہے جسکو ایسے اشتیاق
آجتک دیکھا کئے مجمع مین خوبان کو خوب — وہ نہین مجھکو کہ جن سے اشتیاق

سیر گلشن کی بھی تنہائی مین کچھ بھاتی نہین ‏ کیونکہ ہمکو ہے جہان مین من و عن سے اشتیاق
ہم کو کہا دی چاہیئے ہے کیا کرین تدبیر کو ‏ خواہش ہم خالی نہین ہے نی سش سے اشتیاق

بیوفا ہے ذات خوبون کی ارے مہتاب سوچ
دل مین ہوتا ہے بڑی مشکل کٹھن سے اشتیاق

آدمی کے لئے بلا ہے عشق ‏ سب بے قضا کے لئے قضا ہے عشق
آجتک یہ نہین ہوا معلوم ‏ کون سی شے ہے اور کیا ہی عشق
اوسکی تاثیر دل مین ہر یک کے ‏ خاص دل سوز دلربا ہے عشق
جملہ امراض کا یہ ہے سردار ‏ رفع مرضون کی یک دوا ہی عشق

غوطے بازی تو ہو رہی مہتاب
کشتی طوفان کا ناخدا ہی عشق

ایضاً

فراق یار کے صدمے اوٹھا سکے کب تک ‏ قرار و صبر یہ دل سر لا سکے کب تک
پکارتا ہون کہ تشریف تو ادہر لا دو ‏ نہین تم آتے ہو یہ مبتلا بکے کب تک
تری جدائی مین ابتر ہے سب مرا دفتر ‏ یہ داستان ہے فرقت اسے لکھے کب تک
تمہارے ہجر مین لاکھون اوٹھائے ہین صدمے ‏ یہ مرغ روح ہے پرواز پر رکے کب تک
اگر نہین ہے تمہین رحم یوسف ثانی ‏ ہماری جان تری چاہ مین رہے کب تک
کیا تھا وعدہ جو آنے کا نہ آئے صاحب ‏ یہ راہ دیدۂ پر نم بہلا سکے کب تک

تمہاری زلف مین مہتاب کا پہنسا ہے دل
شب فراق کا صدمہ اوٹھا سکے کب تک

تمہاری درد جدائی مین ایسے ہین غمناک
جگر کے ٹکڑے ہوے اور ہمارا تن ہی خاک

تمہارا قامت شیدا ہی رشک سرو ہوے
نہین ہی دل مین تمہارے محبت اور تپاک

وہ دیکھہ دست نگارین ہوا ہی گل جو خجل
تو غنچگی سے وہ نکلی ہے خود گریبان چاک

نگاہ تیر کو ابرو کمان ذرا دکھلاو تو
ہمارے سینۂ بے کینہ کو لیا ہے تاک

جنازہ دیکھہ ہمارا وہ شوخ کہنے لگا
جنہین ستاتی تجھے ہم جاہین وہی بیباک

اک آہ سرد بھری شرم اور حیا کو چھوڑ
کہا کہ لاش نہ چھیلے کوئی تن ناپاک

خدا نہ ڈالے محبت کسی سے اے مہتاب
پناہ مین ہین وہی بے گناہ او رچالاک

جلے ہین پہلے سے لیکن لگاتی ہو اب اگ
بھڑک گئی دل و جان سینہ مین ہے سب اگ

تمہارے ہجر سے جانان مین خاک ہوتا ہون
جلے ہی سینہ جگر پہلو دہن لب اگ

نہ اوسکو خوف ہی پانی ابر باران سے
بھلا کہو تو ذرا اب بجھی گی کب اگ

تمہارا ہجر جلاتا ہے روز شب مجھکو
ذرا تو آکے بجھا دو لگی ہے مجھے جب اگ

یہ تم سے التجا مہتاب کی مدت سے
کرو وصال تو بجھہ جاے میری سب اگ

ایضاً

کھیلنے آئی ہولی یار رنگ
ہو رہا ہے کوچہ و بازار رنگ

کھیلتی ہین نازنین نازک بدن
از زمین تا آسمان جو چار رنگ

پیرہن رنگین ہین سب گلعذار
رنگ برنگ شب رنگ ہے دستار رنگ

مست ہین مدہوش ہین میکش سبھی
ہے در و دیوار سب خمار رنگ

سیر کو چل اندنون مہتاب تو
بس دکھاتا ہی ہمین گردن بے مینا کا رنگ

تری چالون سے بس گھبرا گیا - دل
تمھارے وصل کی خواہش کیا دل
تمھارے جو ظلمون سے نہین تاب
نہین رکھتی تھی خواہش - ناہر دیان

مثال غنچہ خاموشی لیا - دل تو
بس اب خون و جگر کو پی رہا - دل
بس اب ہمرن صبر کا نے لیا دل
تمھارے مکر و فن مین آگیا - دل

جو چاہو کرلو اب مہتاب سے تم
بس اب ہر حال تمکو دیدیا - دل

تمھارے ہجر سے جانان بہت جلا ہی دل
تمھارے ملنی کی خواہش مین اب بچا ہی دل
اگر دکھاؤ ذرا دید تو بہلا ہے دل
اگر خیال ہے بدنامی کا ملو - جلدی

ذرا تو آکے خبر لو بہت تباہ ہی دل
کسی نے آکے کہا آتے ہین کھلا ہی دل
نزع کی حالت اصلی مین اب پڑا ہی دل
وگرنہ حشر کے آخر تلک گلا ہے دل

تمھارے ملنے کی مہتاب کو تمنا ہے
ہمیشہ دل سے تری منتان کیا ہے دل

ایضاً

ہی کسکا ہستی موہوم سے مقام مدام
تم اپنا یار سمجھتے ہو یہان قیام مدام
ملے مشاہرہ وصلت کا ہووے عرض قبول
نہ دن کو چین ہے اور رات کو نہین آرام

مزا ہے فانی مین ہر دم میرا کلام مدام
رہا ہے کون رہیگا یہان کدام - مدام
ہمیشہ حاضر خدمت مین اور سلام مدام
تمھاری لقا مین رہتا ہے دل ادام مدام

تمہارے ہجر سے مہتاب بس پریشان ہے
پھرے ہے کوچہ بکوچہ یہی ہے کام مدام

سیر کو جب باغ مین جاتے ہین ہم	دیکھکر اوس گل کو گل کہاتے ہین ہم
نیش سے اوس زلف کے ڈرتے ہین ہم	سانپ کو منتر سے ٹھیراتے ہین ہم
جسطرح تا بوسنے بازو رے زر	ماہرو کو آج گھر لاتے ہین ہم
زندگی گر ہو نہو بس اپنا دل	یار کی کاکل مین اولجھاتے ہین ہم

ہجر مین مہتاب کا یہ حال ہے
بس بدل اسکے کروٹان سوتے ہین ہم

تمہین شادی منانیکی مبارکباد دیتے ہین	دولہن کے ساتھ آنیکی مبارکباد دیتے ہین
وہ نوشہ نکی جب نکلا ہین یہ شاک شاہانہ	دولہن کے گھر پہ جانیکی مبارکباد دیتے ہین
بنی سیمین بدن دولہن نویلی ہو جو بیٹھی ہے	اوسے گھر اپنے لانیکی مبارکباد دیتے ہین
خدا ساماں ہوا ایسا گل کھلی شاخ تمنا سے	تمہین یہ دن جو کہانیکی مبارکباد دیتے ہین

سبھی حاضر ہین اے مہتاب مطرب با زبا ساز
وہ سب گا گا سنانیکی مبارکباد دیتے ہین

ایضاً

ہو گئے غنچے شگفتہ اور کہلے گل باغ مین	نغمہ زن اس واسطے ہے آج بلبل باغ مین
ابر ہے اور جام لالہ موسم باد بہار	ساقیا سبو لیے مینا ہی پر دل باغ مین
سرو یک پا سے کھڑا ہے سنکے آمد شاہ کی	آتی ہے فصل بہاری پڑ گیا غل باغ مین
عشق پیچان کیطرح بلدار اوسکی زلف دیکھ	ہو گیا کیا پریشان آج سنبل باغ مین

ناحق ہو ویگی خزان اے غنچہ و گل جیب سے
آئیگی جلادھر جب کہ بالکل باغ مین
سب گل و غنچہ نہایت تازہ و تر ہو گئے
آیا حضرت کا خرامان جبکہ دُلدُل باغ مین

گو کہ ہے سیر چمن جام و مے و چنگ ہزار
اے صنم مہتاب بہی رکہہ تو شامل باغ مین

غنچہ و گل ہین کیونکر لگے دل باغ مین
نعرہ زن اسواسطے ہیگی عنادل باغ مین
خار و خس کی طرح ہر گل تو چمن سے اڑ گئے
روتی پہرتی ہے عبث بلبل یہ بیدل باغ مین
ساغر و ساقی و صہبا سب مہیا ہین و لے
گر نہین وہ گلبدن لگتا ہے کب دل باغ مین
عیش و حظ ہو ویگا حاصل گلرخون سے اب بلا
یار نے میری جمائی آج محفل باغ مین
ایک مدت سے تہی خواہش ساتھ تیری سیر کی
آج تو بہر خدا آ جان جان مل باغ مین
ایک دن نکلا صنم جو تیغ ابرو کہینچ کر
ہو گئے صدہا شہید اور کتنی بسمل باغ مین

کرکے تو مہتاب سے وعدہ نہ آیا حیف ہے
ہو گیا اقرار تیرا آج باطل باغ مین

ہمیشہ یاد آتا ہے گھڑی کو کل وہ بندرابن
نہین بہاتا ہے کچہہ مجکو سوائے سیر باغ و بن
حقیقت بج کی جسوقت او دہو سے سنی ہم نے
نہ خوش آتا ہے خواب و خور نہ خوش آتا چمن گلشن
وہی صحبت رہی الفت گلی او ریار سے ملنا
مدامی دل سے بستا ہے مہر گلزار گوبردہن
نہین جاتی ہے بولی اس لیلا ایک گہڑی پل بہی
وہ ہی گانا بجانا ناچنے کی ہے صدا ایک دن
جدائی شاق ہے دلکو مگر وصلت سے بہتر ہے
گھڑی پل پل وہی ہے لخت او شوق سارے دن
مزا الفت کا جو چاہو بجز فرقت نہین ملتا
اوٹہا دو دوئی کا پردہ تو دیکہو [illegible]

کرو کچہہ صبر اے مہتاب دلکو دل سے نسبت ہے

کوئی دن ایسا آوے گا کہ خود ظاہر مین ہو درشن

چمن مین آمد جانان ہی خبر ہے کہ نہین ‏— جلو مین شوخ کے حاضر ہون قدر ہی کہ نہین

چلون جلو مین اگر کچھہ خیال ہے میرا ‏— کلام غیر سے اوس گل کو ضرر ہے کہ نہین

سنا دو جا کے خبر عندلیب قمری کو ‏— گلون مین مست ہو کچھہ خوف و خطر ہی کہ نہین

پھرا ہے ہاتھہ مین لے جام لالۂ میگون ‏— کیا ایسے سوختہ جگرون کا گذر ہی کہ نہین

کنارہ گیر ہون محفل مین یک طرف تکتا ‏— ہمارے حال پریشان پہ نظر ہے کہ نہین

غرض وہ دیکھہ میری طرف یون لگا کہنے ‏— تو کس کے حکم سے آیا تجھے ڈر ہے ہی کہ نہین

ترے فراق مین مہتاب چاہتا ہے یہی
پھر مجھے وقت کسی وقت امر ہے کہ نہین

فکر کچھہ میری نہین ہیگی مسیحا ہمکو ‏— دم لبون پر ہے ہو امید نہین ہے ہمکو

عالم نزع ہے شکل اپنی دکھا جا بیرحم ‏— منتظر روح رہیگی میرے آخر دم کو

گرم آغوش کرو ایک دن اگر صاحب ‏— تاب فرقت کو نہین صبر نہین ہی غم کو تو

جیسا خالق نے بڑہایا ہی ترے رتبہ کو ‏— نہ سکندر کو نہ دارا کو ملا نہ جمشید کو

لاغری اس تن لاغر کی ہے ایسی ظاہر ‏— رتبہ کیا رہ دیر ہو اوسکے ہی گمان ہم کو

رات بہر تیرے تئین کارنجہ کو روئے ایسے ‏— چشم پر آب نے شرمندہ کیا شبنم کو

آؤ مہتاب پریشان ہی تیری ہجرت مین
مثل خورشید کے یک روز تو آکر چمکو

تمہین حجم ... شادی مبارک ہو مبارک ہو ‏— تمہین یہ خانہ آبادی مبارک ہو مبارک ہو

بنا دولہا وہ بن ٹھن کے تمہین پوشاک زرد دو ‏— دولہن بھی ایک شہزادی مبارک ہو مبارک ہو

دولہن کے ساتھ وہ نوشہ رہتے آرام عشرت سے
صداے عیش انبادی مبارک ہو مبارک ہو

ہوی قربان مثل تیر تیرے سب عدو تشک
ہوی دشمن کی بربادی مبارک ہو مبارک ہو

دعا مہتاب کی یہ ہے رہو با عیش و عشرت سے
رہی جبتک وجود ہوم سے شادی مبارک ہو مبارک ہو

کیونکر بہلا سمجھاؤن دل بیقرار کو
کچہہ بس نہین چلتا ہے کرون کیا وہ یار کو

دہوکے سے گر گلا ہو صنم کا زبان پر
جاتا ہون اری قتیون ابہی سوئے دار کو

ابرو کمان تیر قزہ کا مین ہون بسمل
اب ہی تڑپ رہا ہون صنم کی دیدار کو

ہو جاے مجکو دید وہ مہرو کا گر نصیب
قربان کرون دل ہی دل جان نثار کو

وعدہ ہوا نہ پورا عہد سیکے کیا کرون
کیا ہو قرار اسے جی دل بیقرار کو

مہمان ہون کوئی دم کا کرو اب تو سرفراز
دیدار آ دکہا ذرا اپنے بیمار کو

مہتاب بیقرار ترے انتظار مین
پہونچا دو یہ پیام میرے گلعذار کو

یہ میرا پیام اوس بت گلفام سے کہیو
وصلت کا ہو مین خواہان ہر بام سے کہیو

بیمار ہون بلند ہوا شہرہ ہجر کا
گہبرا کے وہ گرتا ہے لب بام سے کہیو

پہونچا ہی دم لبون پہ میرا تیرے ہجر مین
تنگ آگئ ملو مجہسے دل آرام سے کہیو

تڑپون ہون ترے ہجر مین ہر روز تغافل
گذرے ہی تمہین روز شب آرام سے کہیو

آویگا تو کس کام مین بعد از وفات کے
دیدار دکہا آکے وہ ناکام سے کہیو

پہنستا ہی میرا دل ترے زلفون کی پیچ مین
کاٹیگا مار ہے یہ گل اندام سے کہیو

لے کے صبح سے شام تلک بیقرار ہو
اختر شماری ہوتی ہی ہر شام سے کہیو

خالی نہین ہون غم سے وہ شیشہ کی طرح مین
یہ غم ہے لبالب میرا اوس جام سے کہیو

وعدے کیئے ہو بہت ادا ایک نہ ہوا
آخر کو بچ بنا ہے دل خام سے کہیو

ق
کروٹ بدل بدل کے مین بسمل سا ہوگیا
پوچھے کہ کون ہے تو میرے نام سے کہیو

مہتاب پریشان ہے تیرے ہجر سے پیارے
بہر خدا کے آملو گلفام سے کہیو

ہم تو آئین ہین صنم آپکے گھر کو گھر کو
بند ہرگز نہ کرو تم ابھی در کو در کو

میرے نزدیک شفقت سے ذرا تو بیٹھو
ہم تمہارے ہین صنم ہمکو نہ چھڑکو چھڑکو

میری صحبت سے کیون گھبراتی ہو اجی پیارے
جی کو قربان کرو دور نہ سر کو سر کو

شان شوکت کو تری دیکھکے بیہوش ہوا
ہاتھ سے اپنے گلاب آکے تو چھڑکو چھڑکو

مین ہون دیوانہ مجھے بہت پیارا ہرگز نہ ستاؤ
وصل سے شاد کرو چھوڑدو اڑکو اڑکو

اشک امڈا ہوا آنکھون سے چلا آتا ہے
دیکھو اس بارش طوفان کی جھڑکو جھڑکو

ہے پریشان ترا مہتاب تری ہجرت سے
آؤ آغوش مین اب دو نہ بہرہ کو جھڑکو

ایضاً

آ ادہر جلد مین چھاتی سے لگاؤن تجکو
آ میرے پاس کلیجے مین بٹھاؤن تجکو

لی بلایان ترے مکھڑے کی تصدق ہوکر
داستان ہجر کی منت سے سناؤن تجکو

گرم جوشی سے ہوا حال یہ بیہوشی کا
خلخی عرق گلاب آؤ سنگھاؤن تجکو

کہان جاگے ہو جو انکھیان ہین خمار آلود
فرش مخمل کا ہے تیار سلاؤن تجکو

آ د خلوت مین سر انجام سبہی حاضر ہے
شربت شوق دو دخنی کا پلاؤن تجکو

کیا سراپا مین سجا تیرے ہے مرصع زیور — جی مین آتا ہے گلے ہار پہناؤن تجھکو

منتظر ہے ترا مہتاب قدم رنجہ کرو
باغ عشرت مین تماشہ ہے دکھاؤن تجھکو

خواہش دل تو گئی اپنی دلارام کے ساتھ — زیست کا جو ہی مزا ہووے گا گلفام کی ساتھ

بیٹھے بٹھلائے لیا عشق کا سودا جو خرید — ہنس گیا جاکے یہ دل زلف سیہ فام کی ساتھ

ہائے ابتک نہ مزا وصل کا پایا ہمنے — کیسی رقت مین پھنسے گردش ایام کے ساتھ

چاہ الفت مین ڈوبا یا ہمین یوسف کیطرح — گرم بازار ہو کب دیکھین سر انجام کے ساتھ

لطف کیا خاک ہو جب یار نہین پہلو مین — عیش و آرام ہوا ہو گیا ناکام کے ساتھ

ایک شب بھی نہ ملا ہمکو مزا الفت کا — کف افسوس رہے ملتے ہم اوس نام کی ساتھ

صبر آتا نہین مہتاب تڑپتا ہے عبث
مہر کر تجھپہ تو خدا عاشق بدنام کے ساتھ

تیغ ابرو یار کی میرے صفائی دیکھئے — ایک نگہ مین سیکڑون نے موت پائی دیکھئے

کیون نہ قربان ہوون اوس تیر نگاہ ناز کے — قہر ہے جسپر جھکے بس موت آئی دیکھئے

ہاتھ گردن پر جو مارا چاک سینہ تک ہوا — اس گلو سے سخت پر نازک کلائی دیکھئے

روٹھتے ہین وہ ہمیشہ ہم مناتے ہین مدام — میری اس الفت بھلائی پر برائی دیکھئے

ابر باران ہے گھٹا کی ساتھ کیا اُمڈا ہوا — وقت پھر ہے میکشون کی کیا بن آئی دیکھئے

کوئے جانان مین رقیبون کا گذر ہے آجکل — جاتے ہین ہم بھی یہ قسمت آزمائی دیکھئے

کیا سبب ہے خود بخود جو رک رہے مہتاب سے
بیوجہ ہو کر خفا کر لی جدائی دیکھئے

مبارک ہو تمہیں شادی ہمایوں خانہ آبادی — عجب سامان عشرت اور مچی ہے دھوم سے شادی
مبارک اور سلامت کی صدا آتی ہے ہر سو سے — تمہیں یہ شادیانہ ہو مبارک اور شہزادی
دیئے جوڑے ہزاروں کر دیا خوشحال عالم کو — نظر ہمکو نہیں آتا کوئی خواہان فریادی
مبارکباد دیتے عرش پہ ہیں حور و غلمان — یہ مسند نو عروسی کی مبارک ہو یہ ایزادی

عنایت تجھ پہ ہے مہتاب خالق کی ہمیشہ سے
حسد انگیز دشمن کی نہ ہو کیونکر کے بربادی

تمکو فرزند یہ دل بند مبارک ہووے — رہے صد سال وہ خورسند مبارک ہووے
فر جمشیدی نصیبہ ہو سکندر اوسکا — رہے سرسبز تنومند مبارک ہووے
دن وہ خالق کرے سہرہ بندھے اسکے سر پر — اوسے دولہن تمہیں فرزند مبارک ہووے
رونمائی کی دولہن کی ہو مرصع زیور — نورتن اور گلوبند مبارک ہووے
دونوں یہ شاد ہوں آباد رہیں بہر خدا — عام عشرت میں یہ پیوند مبارک ہووے
جام عشرت کا وہ محفل میں جھلکتا ہووے — اور خوشی سب کو ہو دہچند مبارک ہووے

ہر گھڑی ہے دعا مہتاب کی اللہ سے یہی
ہوویں دشمن ترے اسپند مبارک ہووے

شادی جشن تمہیں جان مبارک ہووے — جلوہ دولہن باشان مبارک ہووے
عیش عشرت کی یہ مجلس رہے قایم دایم — تیرا خالق ہو نگہبان مبارک ہووے
جلد ایک ماہ سا فرزند ہو دولہن کو نصیب — خدا بر لاوے یہہ ارمان مبارک ہووے
دل میں دشمن کے چبھے خار حسد حسرت کا — دوستوں کا ہے یہہ سامان مبارک ہووے

بعد مدت کی ہو امید بر آئی مہتاب

فضل باری تجھے ہر آن مبارک ہووے

ہمایوں ہو تمھین جب مبارکباد شادی کی
فقط جلوۂ دولہن کا سب مبارکباد شادیکی

وہ نوبت آن پہونچی ہے دمادم شادیانہ کی
بجے ہے رات اور دن اب مبارکباد شادیکی

صراحی سے مئے رنگین جاری دور محفل مین
ہر ایک کے جام پر ہے لب مبارکباد شادی کی

خدا وہ دن دکھاوے ماہ رو پیدا ہو مہر وش سے
تو دیوین آ کے سب ملکر مبارکباد شادی کی

مبارک ہر طرف سے ہو یہہ ہے مہتاب کی خواہش
کہان یہہ دن میسر کب مبارکباد شادی سے

جشن جمشیدی یہہ ہر سال مبارک ہووے
سن تمھین یکصد و سی سال مبارک ہووے

خار حسرت کا چبھے دل مین سدا دشمن کے
تمھین گلگشت گل لعل مبارک ہووے

عشرت و عیش خدا دیوے ہمیشہ اور چین
رہیئے عزت سے خوش اقبال مبارک ہووے

رتبۂ و جاہ و ملاحت عالی پائے
یہہ خوشی تمکو بہر حال مبارک ہووے

دعا مہتاب کی ہے اب تو یہی خالق سے
دن بدن تم پہ ہو افضال مبارک ہووے

ہو تمکو مبارک آٹھہ پہر شادیکی گھڑی شادیکی گھڑی
مولا کی رہے نت نیک نظر شادی کی گھڑی شادیکی گھڑی

کیا رشک قمر نوشاہ بنا پوشاک ہین بجے شاہانہ
مقیشی بندھا سہرا سر پر شادیکی گھڑی شادیکی گھڑی

کیا نئی نویلی ہے بیٹھی پوشاک ہین کر زر دوزی
ہے جلوۂ دولہن کا بخوشتر شادیکی گھڑی شادیکی گھڑی

کیا دو مئے گلگون کا چلا ساغر ہے لبون سے سب کے لگا
ہے مست جو محفل سب کی نظر شادیکی گھڑی شادیکی گھڑی

مہتاب خدا سے مانگ دعا آباد رہے محفل یہہ سدا
ہو فضل و کرم اوس کا سب پہ شادیکی گھڑی شادیکی گھڑی

یار کی بانکی ادا پر لاکہون قربان ہوگئے
مثل آئینہ سکے صدہا دیدہ حیران ہوگئے

جسطرف نکلا کمان ابرو پہ رکھہ تیر نگاہ
سیکڑون زخمی ہوے لاکہون ہین بیجان ہوگئے

تیر اوسمین بد نگی شرمگین آنکہونکو دیکہہ
شرمگین نرگس خجل چشم غزالان ہوگئے

دیکہکر رنگ و صفا اوس گل بدن کے گال کی
گل تو بالکل خار چشم عندلیبان ہوگئے

پان کی سرخی غضب سلک در دندان دیکہہ
اوس لب یاقوت پر کتنے شہیدان ہوگئے

ہوسکے کب اوس لب لعلین کی سرخی کا بیان
گل تو تہا ہی منفعل یاقوت و مرجان ہوگئے

جب چمن کی سیر کو آیا میرا رشک چمن
کبک و قمری بلبلان سب زیر فرمان ہوگئے

کس سے نسبت دین تمہین ای رشک ماہ چاردہ
ماہ خود پر داغ ہے اختر ہی نگران ہوگئے

حسن مین یکتا ہے اے مہتاب تیرا مہرو
دیکہہ سب دابے ہین انگلی زیر دندان ہوگئے

آشنائی اور ہے داغ جدائی اور ہے
بیوفائی اور ہے اور خودنمائی اور ہے

عشق کا کانٹا چبہ جسکی وہی جانی مزا
جبہہ سائی اور ہے عہدہ برآئی اور ہے

سرخی مرجان ہی کیا پنجہ نگارین یار کا
خودستائی اور ہے دست حنائی اور ہے

ہم تو بندہ ہوسکے ہر حال مین تیرے صنم
یہہ گدائی اور ہی اور بیوفائی اور ہے

سن تو اے مہتاب تو نے کیون کلائی پھیر دی
یہہ کلائی اور ہے اوسکی کلائی اور ہے

کیا تو ابکی پھر ادھر ہو آ فزا ہو مزا جب صنم کو ملنے کی سوجھی
کر دو جام گلابی سے بہر بہر کہین ناز اونسے پلادے مجھے

تری بانکی اداؤنکا نہوین گدا نہین جسکو عشق ہے تجہسے جدا
تری بانکی ہے تمہارے جان ہی فدا اور پردہ اوٹھا کے دکھادے مجھے

نہین تاب صبر و قرار ذرا نہ ہی ہوش و حواس ہین بجا
کوئی دم مین یہہ ستا ہی دم ہی جدا ہین آکے مسیحا جلادے مجھے

کسی طور یہ ادس سے ملادے خدا یوسف غیرت آئی چلا | دربار یہ یا ہو سائی ذرا کوئی راہ تواب بتلادے مجہے

دیا ہمین مین جسنے ہمین یہ الم وہی دور کریگا ہمارا یہ غم
مہتاب کی ہے یہ دعا ہر دم کہ وہ یار جلد ملادے مجہے

تری الفت مین دیوانے اگر ہوتے تو ہم ہوتے | تصدق تیری صورت کی اگر ہوتے تو ہم ہوتے
تری محفل مین غیرون کو ملا رتبہ تعجب ہے | ہم عاشق تیرے کہلا کے صدر ہوتے تو ہم ہوتے
سر مجمع جو اپنے ہاتھ سے دو جام بہر بہر کے | رقیبون مین معزز سیمبر ہوتے تو ہم ہوتے
سمجھ کر اپنا دیوانہ جو یک بوسہ ہمین دیتے | بلا سے آپکی رسوائے شہر ہوتے تو ہم ہوتے
زلیخا وار تیری چاہ ہے اسے یوسف ثانی | خریدارون مین سب سے مشتہر ہوتے تو ہم ہوتے
تمہین کب تاب غصہ کی ہماری گرم جوشی پر | گنہگارون مین تیرے دربدر ہوتے تو ہم ہوتے
کسیکو کیا ہے مطلب اوسکی پوشاک معنبر کا | سزاوار اوسکی خوشبوی عطر ہوتے تو ہم ہوتے
تمہاری تیغ ابرو کی ضرب کیونکر کوئی روکے | ہم عاشق ہین ترے سینہ سپر ہوتے تو ہم ہوتے

اگر مہتاب شکوہ ماہرو کا ہم کہین کرتے
گروہ عاشقون مین سے بدر ہوتے تو ہم ہوتے

عشق مین یار حقیقی سے جو مستی ہو گی | دل پریشان کی اوسی وقت درستی ہو گی
قتل کر کرکے ہزارون کو سسکتے چہوڑا | بسملون کی ترے کس جا یہ بستی ہو گی
زلف پیچان سے جو پہندے مین پہنسایا دل کو | مثل ناگن کے بہر حال وہ ڈستی ہوگے
ٹہوکرین کہاتے ہین اور ادس پہ بلا ہو جگب | روح مرنے پہ بہی وصلت کو ترستی ہو گی
ہم گرفتار تم آزاد اسے رکہنا یاد | جو بلندی ہے کبہی اوسکو بہی پستی ہو گی
زخم وہ کہائے ہین ہنسی کہ ہے کہا نا مشکل | ہم ہین جانباز تمہین جان پہ سستی ہو گی

عشق خوبوں میں ہمیں بھی نہ رہا خوف خدا
اپنی غفلت کو قضا دیکھیے ہستی ہو گی

ہجر میں تیرے جو روئینگے کبھی او ظالم
جیسا ساون کی جھڑی خوب برستی ہو گی

ارے مہتاب نہ ڈر عشق کے طوفان سے کبھی
ناخدا ہے جو خدا پار یہہ کشتی ہو گی

ہجر میں تن گل گیا اک آن باقی رہ گئی
دید کو تیرے فقط یہہ جان باقی رہ گئی

تمکو لپٹا کے گلے سے پاس نا سوئے کبھی
مجکو حسرت وصل کی اے جان باقی رہ گئی

کیا غزل گائی سر محفل ہے تمنے ناز سے
بھولی مطرب گٹکری اور تان باقی رہ گئی

یک نگہہ بھر کے جو دیکھا گالیاں دینے لگے
خاک کیا عزت میری نادان باقی رہ گئی

تم کو لازم ہے صنم اگر ملو مہتاب سے
عشق کی اب تو یہی پہچان باقی رہ گئی

شراب بیخودی ہمکو پلا دیا کسنے
تھا انتظار صنم کا سولا دیا کسنے

جدائی شاق تھی بس سو گیا تو خوب ہوا
عجب ہے بالیں سے تکیہ اٹھا دیا کسنے

دل اپنا جلکے محبت میں ہو گیا جو کباب
الہی دل میں یہہ آتش جلا دیا کسنے

وہ نفرت ہم سے کرے اور غیر سے الفت
یہہ اولٹی قسمت اب اپنی بنا دیا کسنے

ہمارے قتل کو شمشیر تھی نہ تیر و تفنگ
یہہ یاد خنجر مژگان دلا دیا کسنے

یقین تھا غسل ہو میت کے بعد اوسکے تئیں
ہمارے لاشہ کو آکر اوٹھا دیا کسنے

ارادہ ملنے کا مہتاب سے تھا اوسکا خدا
دل اوسکا میری طرف سے پھرا دیا کسنے

نقاب چہرہ سے اوسکی اوٹھا دیا کسنے
یہہ آگ سینہ میں تازہ لگا دیا کسنے

تھی انتظار مین مدت سے اور نہ آیا یار — شب وصال مین مجکو رولا دیا کسنے
اب ایک جام مین مجکو رہا نہ ہوش و حواس — شراب بیخودی لاکر پلا دیا کسنے
جنازہ کوچۂ جانان سے نے چلی احباب — یہ وصل مجکو آلہی دلا دیا - کسنے
ہم اوسکی یاد مین مجنون تھے بادیہ پیمان — ہمارے لیلئ مطلب کو لا دیا کسنے
اب اوسکی بحر محبت مین کہاتے ہین غوطہ — نہ موج آئی طلاطسم دبا دیا کسنے

تجھے تنفر و انکار تھا ارے **مہتاب**
پھر عشق مین میرے دلکو پھنسا دیا کسنے

رنگ گل کا اور ہے رخسار جانان اور ہے — نور اختر اور ہے اور ماہ تابان اور ہے
رو برو دست حنائی کی ہے شرمندہ شفق — رنگ مرجان اور ہے برق درخشان اور ہے
غیر اپنے گلبدن کے کیا لگی دل باغ مین — دید خوبان اور ہے سیر گلستان اور ہے
غیر کو مجلس مین اپنے دخل جب دینے لگا — حب خواہان اور ہے خواہش رقیبان اور ہے

دیکھکر مُہر کلف مہ سے کہا **مہتاب** نے
داغ دل کا اور ہے اور خال خوبان اور ہے

ایک مدت سے ملاقات نہین ہے تم سے — کتنے ہی دن سے حکایات نہین ہے تم سے
محفل عیش مین بھی ہم سے رکاوٹ ایسی — اب امید حاصل حاجات نہین ہے تم سے
بیوفا یونکی تو عادت ہے جہان مین مشہور — تمنے سیکی تو شکایات نہین ہے تم سے
گو کہ نرگس کیطرح چشم براہ رکھتا ہون — لطف کی کچھ بھی مراعات نہین ہے تم سے

خیر مہتاب کو مسرور کرو یا نہ کرو
کوئی پوشیدہ بھی حالات نہین ہے تم سے

شکوہ نہین ہے ہجر کا ہرگز حبیب سے
گر کچھ بھی گلا ہے گا اپنے نصیب سے

بیمار ہجر کا ہون بجز شربت وصال
ممکن نہین دوا میری کوئی طبیب سے

وعدہ وفا کبھی نکیا آن کے صنم
کب تک یہہ بیوفائی کروگے غریب سے

آتا نہین جو پاس کبھی اپنے شوخ چشم
نفرت سے شاید اوسکو ہمارے قریب سے

مہتاب آملے کسی صورت سے وہ صنم
کیا خوف ہے خصومت وجنگ رقیب سے

دہشت تیر نگہ سے جان آدھی رہگئی
دل سپر نرگس کی ہے قربان آدھی رہگئی

کھینچے ہو شمشیر دوہری ابروے خمدار کی
سر جھکانے پہ جو ماری شان آدھی رہگئی

جب سے ہرجائی ہوا ہے وہ بت عشوہ پرور
شان شوکت بس تیری نادان آدھی رہگئی

پھر دین یہ الا یا حسب کہ میرے یار نے
کیا [illegible] کرتا ان آدھی رہگئی

کچھ نہ دستو بہ ہو بیان عاشق مہتاب سے
جان اوسکی ہجر مین اے جان آدھی رہگئی

وصف خوبونکا کسی بیدل سے پوچھا چاہیے
تیغ ابرو کی ضرب گھایل سے پوچھا چاہیے

عشق کا خنجر لگا ہو جسکے کاری اندرون
حال اوسکے زخم کا بسمل سے پوچھا چاہیے

خم بخم ہے اوسکی کاکل ہو نہین بھکتی ہے رات
زلف پیچان کی صفت سنبل سے پوچھا چاہیے

میکشو نکو نشہ محفل مین سراپا الکیا
حال دور اب شیشہ و پرمل سے پوچھا چاہیے

تیر مژگان کا لگا خاطر پریشان ہوگئی
اضطراب دل کسی خوشدل سے پوچھا چاہیے

جب چلی صرصر مخالف زور سے سوے چمن
اوس گھڑی حال گلان بلبل سے پوچھا چاہیے

قصہ بیرحمی کیا مہتاب جب تب دلربا نے

زیست کیونکر ہوویگی اس دل سے پوچھا چاہیے

کیا ستاتی ہے مجھے یار جدائی تیری
عید اوس دن ہو جو ہو وعدہ وفائی تیری

کبھی الفت کو نہ چھوڑونگا خدا سے آگاہ
گر کرے لاکھ شکایت بھی خدائی تیری

نقشہ تصویر کا کھینچے تیری طاقت ہے کسے
کیا ہے اللہ نے صورت یہ بنائی تیری

تیری فرقت مین طلب کرتی ہے رخصت یہ جان
کب شفا دیگی مسیحا وہ دوائی تیری

قتل ہو جاویگا ہاتون سے تیرے یک عالم
مکر نازک اندام و کلائی تیری

خون کیونکر نہ بہین سانچے جو رقیب
صاف بازو وہ کف دست حنائی تیری

آملو تھوک دو غصہ کو ملو جا سے ندو
چاہتا ہے یہی مہتاب صفائی تیری

جنازہ دیکھ صنم کا ہر ایک کہنے لگے
ہم ہای ہای تہے کرتے رقیب رونے لگے

خیال آیا پس از مرگ اوسکی الفت کا
جو عاشقون مین تھے اوسکے وہ جان کہونے لگے

صنم کا مرنا قیامت ہوی بپا سبکو
تو اوسکے نام پہ در گور زندہ ہونے لگے

اوٹھا تھا نخل محبت کا شوخ کے دل مین
یہ کہکی رشک سے سب منہ کو اپنے دہونے لگے

سنواری زلف ہم اب کس صنم کی دیکھینگے
یہ بحر فکر مین جان اپنی سب ڈبونے لگے

بہار حسن یہ مغرور ہو عبث پیارے
جو چار دن کی یہ مہمان کی ساتھ ہونے لگے

جدائی یار کی مہتاب شاق ہے سبکو
خدا کرے نہ کسی کو یہ رنج ہونے لگے

ایضاً

بری وہ عطر مین از بسکہ تر ہے خوشبو سے
عجیب آتی ہے بو آج اوسکے گیسو سے

حنائی دستِ نگارین پہ اوسکی ہین قربان
ملا جو ہاتھ میرا آج یک پریرو سے

چمن کی سیر مین دیکھی عجب طرح کی بہار
دماغ تر ہوا امجد گلون کی خوشبو سے

نثار گل پہ ہے بلبل سرو پہ ہے قمری
تدرو ہینگے خرامان چمن مین ہر سو سے

کوئی ہلاک ہوا اور کوئی تڑپتا ہے
ہزارون مارے ہین ششنہ یہ تیغ ابرو سے

گلے لگانا ہمارا سمجھکے وہ قاتل
اوچک کے اوٹھ گیا آغوش ہمارے پہلو سے

پسینا آگیا گرمی سے چہرہ پے اوسکے
سوال بوسے کا ہمنے کیا جو گلرو سے

ہویدا ہوگئے حاتم کو دشت مین معراج
ملا ہے جاکے وہ صحرا مین یک پری خو سے

ترپ نہ ہووے کبھی دل کو اور نہ وحشت ہو
جو وصل ہووے تجھے مہتاب اپنے مہرو سے

خودنمائی دیکھکر اوس نازنین رفتار کی
کیون نہ عاشق قتل ہون اس چال پر دلدار کی

ہاتھ مارے سیکڑون پر کام ہو کیونکر تمام
سخت ہی گردن میری نازک کلائی یار کی

مرغ بسمل کیطرح پر چھوڑ قاتل نے کہا
مر گئی ہے آجکل کچھ باڑ اس تلوار کی

گردن کس کس کی سراپا صفت مین حیران ہون
چشم کی یا ابرو کی مژگان کی گل رخسار کی

چشم نرگس ماہ رخ ہی سرو قد رفتار کبک
وصف لکھنے مین ہی عاجز کلک اس غمخوار کی

جو کہ اس دنیا مین آئی سب گئے تحت الثرا
نے خبر دارا سکندر جم نہ اسفندار کی

کچھہ دوا امجد نہ کی مہتاب ہو سکتی نہین
جز علاج وصل خوبان عشق کے آزار کی

پھر گلہ کیا نہین ہے مجھے اوس رقیب سے
جو کچھہ گلا ہے دوستو اپنے نصیب سے

بیمار ہجر کا ہون پیا شربت وصال
ہوتا نہین علاج سے کوئی طبیب سے

کیسی خلاف گوئی یہہ کیا ہے وا عدہ   کرتے ہو بیوفائی جو تم اس غریب سے
قسمین ہزار دن کہاتے ہو خوفِ خدا نہین   ہوتا ہے ایسا کام بہی صاحب نجیب سے

روٹہو گے پہر ملو گے مہتاب سے ہمیش
بے شک بہرو سے ہے مجہے اپنے حبیب سے

تمہارے عشق مین بیماری اگر کچہہ ہی تو یہہ کچہہ ہے   تڑپنا نیم جان بسمل اگر کچہہ ہے تو یہہ کچہہ ہے
ہوئن مجنون وار سرگردان بیابان دشتِ حیران مین   بس اپنا خون جگر پینا اگر کچہہ ہی تو یہہ کچہہ ہے
ترے دیدار کا ہوکا اوشی جوشش مین پہرتا ہون   پریشان دربدر رسوا و گمرہ ہو تو یہہ کچہہ ہے
تفاخر کس دنا کس کو ہی مجلس مین تری پیارے   تری محفل مین یہہ بندہ دگر کچہہ ہے تو یہہ کچہہ ہے
مخاطب ہو کے غیرون سے خوشی اور پیار سے ملنا   سری رو گالیان دینا اگر کچہہ ہی تو یہہ کچہہ ہے
کبہی موقع پہ وصلت کا سوال آیا تو فرمائے   رہو چپ اپنی جا بیٹہے اثر کچہہ ہے تو یہہ کچہہ ہے

خدا پر رکہہ نظر اپنی کہ خود منت کرینگے وہ
ارے مہتاب ہو صابر صبر کچہہ ہی تو یہہ کچہہ ہے

ایک خنجر ہو گیا اوس ناک مین پہ یار کی   کیون نہ قربان مین ہون اوس نازنین رفتار کی
کچہہ تبسم سے کہا گر اوس لب شیرین نے جب   بس قیامت آتی تہی ہرگز کہو اوس گفتار کی
زخم کہائے ہین ہزارون سینہ بے کینہ پہ ہم   تیغ ابرو کو ہے تحسین اوس سپہ سالار کی
ماہرو گلشن مین آیا غنچہ سان دل کہل گیا   سب عروسان چمن ہین سرنگون دلدار کی
عشق ہے مشکل ولی لیتا ہے بیڑا دل یہہ   قتل پہ آمادہ رسوا کوچہ بازار کے
ایک نگاہ ناز سے تڑپے ہین لاکہون گور مین   بسمل ہین بیجان ہین اوس تیغ خونخوار کے

عشق سے پرہیز کر مہتاب کا کل ہے غضب

بس ڈسیگی بن کے ناگن چون شال یار کی

اوس گلبدن کو گل سے بہی نادر بنائینگے
جو ماہرو ہین ان سے نوادر بنائین گے

پوشاک تن کی خاص مشجر بنائین گے
عنبر سے زلف مشک معنبر بنائینگے

چہرہ ہے خود منور افشان کی کیا چمک
بس ماہرو کے ساتھ مین اختر بنائین گے

جو جاتا ہے قاصد تو وہ آتا نہین واپس
نامہ کو اپنے خود ہی کبوتر بنائین گے

وصلت کے وعدے جہوٹ ہین خوف خدا نہین
اوس بیوفا کو باوفا کیون کر بنائین گے

بک بک کے اب تو تھک گئی تاثیر کچہہ نہین
کچہہ شک نہین ہے صاف بگڑ کر بنائین گے

اوس سنگدل کے واسطے سنگینی ہی ضرور
اب ہم بہی اپنے آپ کو پتھر بنائین گے

کافی ہے تیر ابرو پہر کیون لغو بیان
اس نیچہ کو کاٹ کے خنجر بنائین گے

اپنی ہی خود نمائی پہ نازان ہو تم عبث
گر تم نہین تو اور کو دلبر بنائین گے

طوفان سے نوح کے کشتی کو کچہہ خوف ہی نہین
دل خانۂ خدا اوسے رہبر بنائین گے

مسجد مین صاف صاف تو اللہ کا نام ہے
جب بت ہی سنگدل ہے تو مندر بنائین گے

غفلت رقیبون چہوڑ دو سری کرے قضا
ورنہ فرشتے آ ابہی بندر بنائین گے

بس آلو مہتاب سے ورنہ یہہ چشم نم
بہہ بہہ کے اشک چند سمندر بنائین گے

دلبر کو کسی طرح سے اب گہر بلائین گے
گر منتان نذر زور سے بیڈر بنائین گے

مرتے ہین تیرے ہجر مین یہہ کہتے ہین مرجا
ایک روز کبہی قبر پہ چادر چڑہائین گے

گر ہم پہ کوئی جان بہی دیدے اگر مرے
ہم وہ علاج رکہتے ہین نادر جلائین گے

قاصد پہر انہین سے ابہی تک نہ کچہہ جواب
نامہ کو پر سے باندہ کبوتر اڑائین گے

جب نیز نگاہوں سے بہت ہوتا لگو بیہوش
اتنی نہین امید عطر ترسونگا مین سے

بے خوف نہین اللہ سے دین و ایمان کہان ہے
بیشک وہ اپنے آپ کو بیخبر بنائین گے

مہتاب سے ملجاؤ نہین صاف دو جواب
پھر خواب مین بھی دل کبھی تمیز نہ لائینگے

نظر وہ شوخ سے کیا ہی لڑی ہے
وہ صورت خوبرو آگے کھڑی ہے

پریرویون مین یک ہلچل پڑی ہے
نہ ایسے حور نا غلمان پری ہے

کرشمہ ناز غمزہ روبرو ہے
یہہ چولی کس لئے پیچھے پڑی ہے

دکہا مون اپنا بو لا بس خبردار
قضا یہہ پر بلا سر پے کھڑی ہے

بہت دشمن لگائی دھیر اسنے
یہہ ناگن زلف کی سوکن بڑی ہے

کنارے نہر کے دہوتے ہین وہ ہاتھ
ہماری بے غسل میت پڑی ہے

دکہا دیدار ظالم پھر حق اب
ترے کوچہ مین لاش اب تو اڑی ہے

کہلا دو پھیک دو زاغ و زغن کو
یہہ میت بیوجہ کسکی سڑی ہے

اونہین سے ہے عیش ہم بسمل تڑپتے
رقیبو کیا صنم کی بن پڑی ہے

نہین کچھ ہوش اور حالت نزع ہے
کہو قالب مین باقی جان ذری ہے

بچا مہتاب کی جان اے مسیحا
یہہ وقت دستگیری رہبری ہے

تصور اوس صنم کا ہر گھڑی ہے
وہی بس سامنے صورت کھڑی ہے

ہر ایک دن داغ دے سوتے ہین گل گل
ہمین سو سال کے موافق گھڑی ہے

تیری فرقت مین اشک آنکھون سے جاری
گویا برسات ساون کی جھڑی ہے

۱۰۲۲۶

لہو اور لعب سے تمکو شغل ہے　　تماری دن بدن حالت بُری ہے
تماشہ تو نہ مہتاب و ہوا ہے　　یہہ دیکھو آتش دل پھلجھڑی ہے
نگاہ ناز سے تڑپے ہین اب تو　　کھینچی ہے تیغ اور خنجر چھری ہے

جو چاہو کچھہ کرو مہتاب کو تم
غلامی اوسکے تیرے پا پڑی ہے

ایضاً

نگہ اوس بت سے بس ایسی لڑی ہے　　تمارے روبرو صورت کھڑی ہے
دتے ہو بار ابرو و ناز و غمزہ　　نگاہ تیز اب کس پہ پھری ہے
جھکی ہے سبکی گردن تیرے آگے　　یہہ تیغ ابرو کہو کس پہ چری ہے
علاج ہونا نہین اس مرض کا ہے　　تمہاری کسقدر جادوگری ہے
تفنگ اور تیر کبھی سو بھر خدنگ　　تو دل خندق قلعہ سینہ گڑی ہے
مرین ہم ان پہ شام و سحر د رات　　وہ ہم سے ہر دم و لحظہ بُری ہے
سنا غیرون کا گانا خود آ لاتے ہے　　پڑی سب چونک کیا ہی گھڑی ہے
وہ لاتے آج ہین تشریف اس جا　　خبر باد صبا سے اب اوڑی ہے

ترے دیدار کو تڑپے ہے مہتاب
قدم رکھہ کرو تو خوشتر ہی ہے

شام شوکت واو انا زمین بیارا کیا ہے　　محفل عیش رقیبون سے سنوارا کیا ہے
جو سے لب جام مئے شوق سے ہر دم ساقی　　دیکھین حسرت سے ہم اوسکا اجارا کیا ہے
غیر ان پہ لطف و کرم خاص ہمین سے نفرت　　جان بیمار دنگا ترے پاس گذارا کیا ہے

گلا ہجر کا ہو وے تو یہی ہے ارشاد
وقت بے وقت مین ہر وقت پکارا کیا ہی

قت شب گذرا ہی یا دل ہی بس اب چپ ہو
کیا گھٹا چھائی ہے بجلی ہے اندھیرا کیا ہے

عدہ گل کا کیا کو سنی کل کسکی کل
ہم تو بیکل ہین تمہین کل ہی ہمارا کیا ہی

عدے پر نہ ملی لاکھہ ہی قسمین کہائین
جان گھو گھو کر کوئی تڑپے تمہارا کیا ہی

ل رمال نجومی سے گلا ہے - ہردم
کو نسے برج کی گردش ہی ستارا کیا ہی

ہجر سے تڑپین ہین دم رکتا ہی سانس الٹی لے
گذرے ایام نحوست کے دوبارا کیا ہی

سے رتبہ کا بیان کیا کرون رستم تیرا
پاسبان در کا ہی کاؤس بہی دارا کیا ہی

ہکیان دیتے ہو ناحق کو اہی اے صاحب
خنجر و تیر و تبر گرج ہی آرا کیا ہے

تیغ ابرو کے زخم کہا سے ہین لاکھون سینے
سینہ بے کینہ پے زخمون سے کنارہ کیا ہی

بجذار کھکے نظر صبر کرو اے **مہتاب**
اوسکے قدمون سے سوا تجکو سہارا کیا ہی

ہارے ہجر کی جانان شکایت ہو نہین سکتی
بجز وصلت کے اے صاحب فراغت ہو نہین سکتی

کیا کیا کرون بس ظلم و جور و تعدی کا
کرون کیا داد خواہی کچہہ سماعت ہو نہین سکتی

ہی دن ایسا ہو یگا اونکی چوکہٹ پہ
ہوس آمادہ مرنے پر کدورت ہو نہین سکتی

لت فوجداری اور مرافعہ کوتوالی مین
ہم ایسے بیخودون کو وہان سیاست ہو نہین سکتی

ہی سوا خوار ذلت کو ہی بازار محبت مین
بس اب آرزو والیون کو خجالت ہو نہین سکتی

ہی مجنون ہی دیوانہ کسی سودا ہی کاکل کا
جو ہین خود رفتہ اپنی ہی ندامت ہو نہین سکتی

ن کے مبتلا ہم ہین محبت دام الفت مین
کبہی ان بیوفاؤن سے جہالت ہو نہین سکتی

ہین برگشتہ خود قول و قرار اپنی عادت سے
بس اب عیاران سے دلالت ہو نہین سکتی

اگر خوبصورتی کا کچھ گھمنڈ اور بانکپن کا ہے
بجز محبوب عیسیٰ کے کرامت ہو نہین سکتی

ہمارے حال پر اب شوخ نے کچھ رحم کھایا ہے
بس اب ہجرت و فرقت کی حکایت ہو نہین سکتی

جھکے جو آپ سے جھک جائے مہتاب بنت ہے
جو ہین برعکس الفت سے لجاجت ہو نہین سکتی

عشق مین ہم نے دل کو مارا ہے
اس سبب سینہ پارا پارا ہے

عشق مین جس نے آ قدم رکھا
روز فرقت نے کیا پکارا ہے

جسکو فرقت کا دن ہوا حاصل
زندگی اوسکو پھر دوبارا ہے

بزم عشرت مین اے مہ تابان
ہم سے وحشی کا کیا گذارا ہے

روز اول سے تیری الفت مین
سر پہ چلتا ہمارے آرا ہے

حال دل اپنا کہہ چکا سب سے
روبرو تیرے کسکا چارا ہے

ہم تو عاشق ہین تیرے مدت سے
اے صنم ہم سے کیون کنارا ہے

تیری صورت کو دیکھ معشوقان
کہتے ہین چاند یا ستارا ہے

رات دن دیکھکر سبب مہتاب
ہو فدا دل سے تجھپہ پیارے

دنیا مین عاشقونکا دیدار بس تو ہی ہے
دین و ایمان تو ہی ہے انوار بس تو ہی ہے

زخمی کیا ہے ہمکو تیری نگاہ نے پیارے
قاتل ہی بس تو ہی ہے دلدار بس تو ہی ہے

تیرے بغیر کوئی ہمدم نہین ہمارا
دل جان بس تو ہی ہے غمخوار بس تو ہی ہے

فریاد کرون کس سے فریادرس نہین
منصف ہی بس تو ہی ہے سردار بس تو ہی ہے

مہتاب ہے پریشان تیری نگہ کا مارا

ظالم یہی بس تو ہی ہے اور یار بس تو ہی ہے

اے صنم کیا ہمنے کچھہ تقصیر کی — رفع ہجرت کی نہین تدبیر کی
کیا تری یاری کا ہم شکوہ کرین — خیر کچھہ بیان جا نہین تقدیر کی
جو کہ ہوتا ہے مقدر مین صحیح — کچھہ نہین تقصیر دل بے پیر کی
جز اجازت اوسکے کچھہ ہوتا نہین — یہہ اوسی کے حکم نے تاثیر کی
بس تفکر دور کر اور صبر کر — ہے یہی تدبیر دل دلگیر کی
رکھہ توکل پر نظر اپنی مدام — کر صبوری یاد کر شبیر کی +
صبر دے دل بیچارے رنجور کو — ہے اسی سے بہتری غمگیر کی
یاد کر ہر وقت مین رب الودود — بس یہی تجویز کافی اوس گریبان گیر کی

دل تردد مین ہوا مہتاب کا
اس سبب یہہ نو غزل تعمیر کی

بعد مدت کے یار آیا ہے — صبر طاقت کو آزمایا ہے
کیا کرون دوستان گلا دل کا — میرا دل اوسکو کھینچ لایا ہے
اب دل و جان سے کیون نہو قربان — مین نے یوسف کو آج پایا ہے
لال لب کی مین کیا کرون تعریف — میرے ہاتھون سے پان کھایا ہے
مرغ دل اپنا اپنے ہاتھون سے — اوس پہ قربان کر اوڑایا ہے
مار کر دل کو کوے جانان مین — زلف مین یار کے پھنسایا ہے

تیرے سیمین بدن کو اے پیارے
دیکھہ مہتاب پیچ کھایا ہے

جسقدر رہا ہین ستاتی ہین ستانی دو او نہین
بس کرو ی بانع نہو مجکو مرانے دو او نہین یار
یہہ دل بریان ہمارا ہو گیا مثل کباب
خوار ہون رسوا ہون دیوانہ ہون ہر دم دید کا
چاہ مین ڈوبا ہون ہر دم چاہ ہے تیری مجہے
ناگلی بیٹہے نہ سوئے مفت مین بدنام ہین
مرگ کو سلان مین سے مر جائین تو بہی زیست ہے
گالیان دیتے ہین دینے دو نہ کچہہ بولو او نہین

قتل کرنے بیشتر آتے ہین تو آنے دو او نہین
جو ستم ایجاد کرتے ہین تو کرنے دو او نہین
عیش کی محفل جماتے ہین جمانے دو او نہین
گر اشارے سے بتاتے ہین بتانی دو او نہین
مثل یوسف گر گراتے ہین گرانے دو او نہین
یک نیا طوفان اوٹہاتے ہین اوٹہانے دو او نہین
سحر جادو جو کراتے ہین کرانے دو او نہین
جان و دل لیکر اگر جاتے ہین جانے دو او نہین

رات دن اب وصل کا مہتاب ہے امیدوار
بس ہر ایک کوچہ پہراتے ہین پہرانے دو او نہین

ماہرویون مین میرا دلدار دل افروز ہے
یار کا تشریف لانا فخر ہے اور عید ہے
بیقراری دن کو ہے اختر شماری رات بہر
ماہ انور سے مقابل رخ ہے وہ دلدار کا

عاشقون مین یہہ پراگندہ بہی اک دلسوز ہے
کیون نہو خوشحال یہہ دل جشن یک نوروز ہے
انتظاری ہر دم و لحظہ تری ہر روز ہے
سب ہین اختر رات کو وہ مثل روشن روز ہے

کیا کسے طاقت مقابل ہو کمان ابروے یار
بس ترا مہتاب دلبر سب مین یکشہ زور ہے

برسات کا موسم ہے گہٹا چہای ہو کالی
پوشاک رنگ برنگ مین اور سرخ ہین جیلی
نور تن ... در تن مین سراپا زیور

سب جہومتے ہین متوالیان چہرہ ہے لالی
مستی کی رہتری کیسی غضب پان کی لالی
جمکی ہے مثل ہلال کے وہ کان کی بالی

رخسار رخ یار یہ ہے زلف زہر مار — دستی ہین دل زار کو یہہ ناگنی کالی

مہتاب طلبگار رہوا وصل کا اون سے
منہہ پہیر کے جہنجہلا کے لگے دینے وہ گالی

ماہ رویون مین جو آوے تو بلاؤنین تجہے — جو کہ ہین حسن مین مغرور دکہاؤنین تجہے
خود بخود ہو وین پریشان وہ حسن پہ تیرے — مسند ناز پہ ہر حال بٹہاؤن مین تجہے
جاگے ہو نیند مین انکھیان ہین خمار آلودہ — مخملی فرش بہی حاضر ہے سلاؤنین تجہے
انجری جڑ گئی گرمی کی گرم جوشی سے — عطر اقسام کا حاضر ہے سونگہاؤنین تجہے
چلو خلوت مین مہیا ہے سبہی عیش و طرب — شربت عیش مے ناب پلاؤنین تجہے
کچہہ تو رغبت کرو اور صاف دلی سے بولو — ہو کے قربان دل و جان سے مناؤنین تجہے

آؤ مہتاب کا دل شاد کرو وصلت سے
جو ہو رغبت سبہی موجود دکہاؤن مین تجہے

گفتگو ہی ہین مشکل کبہی ایسی تو نہ تہی — جیسی اب ہے تری چل بل کبہی ایسی تو نہ تہی
دیکہہ کے انکہہ چہپا لیتی ہو پیارے ہم سے — جیسی اب ہے تری چہل بل کبہی ایسی تو نہ تہی
ترچہی نظرون سے مجہے دیکہہ کے بسمل نکرو — جیسی اب ہے تری ہیکل کبہی ایسی تو نہ تہی
صحبت غیر سے خوشنود رہا کرتے ہو — جیسی اب ہے تری غفلت کبہی ایسی تو نہ تہی
اب تو دشنام سے ہر وقت سرفرازی ہے — جیسی اب ہے تری ہل چل کبہی ایسی تو نہ تہی
مجہہ سے بیمار کو ایسا ہے مرض جان سوزان — جیسی اب ہے مجہے بیکل کبہی ایسی تو نہ تہی
غمزہ و ناز سے ہر حال ہین زخمی نکرو — جیسی اب نظر ہے قاتل کبہی ایسی تو نہ تہی
پیچ پر پیچ دیئے پیچ مین ڈالا ہمکو — جیسی اب زلف ہے پر بل کبہی ایسی تو نہ تہی

بس ترے ناز کے نخرہ سے تنگ ہے مہتاب
جیسی اب خو تری جاہل کبھی ایسی تو نہ تھی

تیری انکھون نے مجکو مارا ہے — سچ کہو کیا گنہ ہمارا ہے
دل کو ہر چند مین نے سمجھایا — کیون بہلا دستِ تو پیارا ہے
آپ کی دوستی سے بازون مین — پھر بھلا کیون ظلم تمہارا ہے
ہو خفا اوہر ہنسے تب تو مجھے کہا — کیا [illegible] نے کچھ بگاڑا ہے
نوک مژگان سے مجکو مت مارو — [illegible] مین [illegible] اترا ہے
جب سے عاشق ہوا ہون مین تجھپر — حال سب سے [illegible] پیارا ہے

عرض مہتاب کی یہ ہے تجھ سے
رکھیو کرم جیسا تو شمارا ہے

قصہ پیدو خبر روح بال پن کرشن جی مہاراج

یارو سنو یہ کرشن کا ہے کچھ چلن — [illegible] اور سب بدن
ہاتھی مکٹ پیتمبر پہنا ہے سب بدن — کانون مین [illegible] کنڈل بازو بند تن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بالپن

[illegible] اپنی [illegible] جتن — جمنا جی [illegible] مین چہنی کو وہ کرشن کی جین
معبود اکے گود میں بیٹھے [illegible] — کیا [illegible] اگن

کیا کیا کہون مین کرشن [illegible] بالپن

پوتنا چھاتی [illegible] سے اوسکا تن — مارا ہے کالی سر کو کرتے ہی یک چھن
[illegible] — ان سب کو [illegible] کر دیا بیکنٹھ مین وطن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

ہر روز گھاٹ جمنا پہ کھیلے ہین سارے دن — آیا تھا ایک پپہا سر جھیٹ کا تھا بدن
یک دن اگھا سُر آیا لگا کرشن کو گہن — ماری ہین ایک چھین مین اوسکو تئین کرشن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

گلیون مین کنج بن کے کرتا ہے لڑکپن — سب گوال گوپیون سے بسایا ہی بندرابن
کیسی سری کی جو دیا کو مارا ہے ایک چھین — ڈرتا نہین کسی سے پہرتا ہے بنو بن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

مرلی بجا کے نرت کری باکی سب دہرن — سب گوپیون کا بیچ مین ہوتا ہی جیسے من
لیتا ہے وان دودہ دہی سب سے وہ کرشن — جہولی ہے بانی مین کری نرت سنے چلن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

یک دن گلا جسودہ سے آئین سکھی کہن — لڑکے نے تیری دودہ کی پہوڑی ہین سب متہن
کرتی ہین آپ بہولا جسودا سے یہ سخن — جہوٹی ہین سب گوالن جہوٹا ہی سب بچن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

ابہمان کر کے برہما بچہرے کیا ہرن — ویسے کئے کنہیا نے مایا سے سب برن
اندر بہی خوب برسی ہین رکہہ گوپ کی اگن — وہ لاجی اوٹھا لئے ناخن پہ گوبردھن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

جمنا مین جسنے کود کے ناتھا ہی ناگ پھن — لی چہین گوپیون کا لگی چہار پر بسن
کہتی تہی ہاتہ جوڑ کے ہم سب تیری سرن — اپنی چیرن سے ہمکو نہو نے دو بنو بن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

بھیجا تھا کنس ہاتھی کو وہ تھا بڑا کٹھن — پھینکا اوٹھا کے اوسکے تئین راہی کے تن
مارے ہین پہلوانون کو کیا کیا کیے جتن — چوٹی پکڑ کے کنس کو پٹکا ہی وہ ہی چھن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

ایک دن سروپ بانکا بنا کے چلی ملن — برسانی کو گئی ہین رادہا کو وہ ٹھگن
پاؤن مین سب ہی زیور ہاتھون مین نورتن — پورون مین چہاپ چہاپے سکھی کا سروپ بن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

مادر جسودا لینی کو آئی جو ایک دن — سولہ ہزار رانی کے گھر مرد ہے کرشن
جس جا پہ اوسکو دیکھو سب مین وہی بنا — سب رنگ اور روپ مین وہ ہی سروپ بن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

بخشو میرے گناہ رکھو سر پہ اب چرن — مالک ہی تو سبھونکا سب ہین تری سرن
آگے کہون مین کیا تری لیلا ہی سب کٹھن — مہتاب چاہتا ہے ہمیشہ تری بھجن

کیا کیا کہون مین کرشن کنہیا کا بال پن

مدح کوچک شاہ قدس اللہ سرہ

ہے زبان پر میری پہلے حرف بسم اللہ کا — مو بمو کرتا ہون سجدہ دین کے آگاہ کا
کیا عجب بزرگ زیارت درمیان طرف دکن — ہی یہ قصبہ بڑ مین کیا روضہ کوچک شاہ کا
نوبت و نقارہ و حسینا کی صدا ہے ہر گھڑی — ہے عجب جلوہ ظہور انور اوس درگاہ کا
کہہ وہ محشر شبیہ کو فرصود کرتے ہین نثار — ہے دل و جان فدا سب ملک شہنشاہ کا
سب مسلمان اور ہندو دل سے ہین با اعتقاد — ہو کے باہم کرتے ہین سجدہ وہ عالی جاہ کا

بس مسافت دور سے آتی ہین وہان اہل مراد — سبب مقاصد دل کا بر آتا ہے خلق اللہ کا

وصف کے کرنے مین عاجز ہی زبان عالی جناب — ہی عجائبات ہو ہم بس عرس کو چک شاہ کا

بس صفائی اور سفیدی کیا کہون درگاہ کی — ہو گیا کم مرتبہ رتبہ پشیمان ماہ کا

دی غسل آب گلاب اور صندل عطریات — دوسری اول ہے ہیچ صندل جناب شاہ کا

تیسری کو ہین چراغان اسقدر روشن ظہور — جسکے انوار سے پریشان دل ہی مہر و ماہ کا

روز چہارم کسقدر ہوتا ہی اوس جا پر ہجوم — کیا مبارک ماہ روشن ہی ظہور اماہ کا

ہوتی ہین بعد نیازان بس شروع عرس سے — روضۂ رضوان کا رتبہ کم ہے شوکت جاہ کا

جو کہ اخوی آپکے ہین حد سے زیادہ بس بزرگ — ساتوین کو عرس ہے حضرت نذر شاہ کا

کیا کرون آگے بیان فرسودہ خامہ کی زبان — بخشندہ میرا گناہ ہین بندہ ہون درگاہ کا

سب مقاصد دل کے بر لا اے مری بندہ نواز
تارک مہتاب پہ رکھ دست ید اللہ کا

در مدح ملپا گرو

واقف راہ بہ اسرار گورو ملپیا — مطلع نور و انوار گورو ملپیا

حامی دین و ایمان گرو ملپیا — مظہر راز بہ آثار گورو ملپیا

ہادی راہ خدا کے ہین گورو ملپیا — راہ گم کردگان کفار گورو ملپیا

زلف ہندو و مسلمان ہین گورو ملپیا — بس پذیرائی ہین دربار گورو ملپیا

ہر مہ ہین برمہ کی جلوہ ہین گورو ملپیا — دیتے ہین گیان بہ تکرار گورو ملپیا

زہد تقوی کی ہین دوکان گورو ملپیا — بیچتے ہین سر بازار گورو ملپیا

جو کہ گمراہ ہین اوس رہ سے گورو ملپیا — ان سے ہے ہر حال ہین بیزار گورو ملپیا

رہ نمارا تغافل ہین گور وملپا
عاشقون مین گل گلذار گور وملپا
وصلت یار مین واصل ہین گور وملپا
کن وفیکن مین خبردار گور وملپا
جوکہ بدباطن وبددین ہین گور وملپا
ان سے ہر وقت ہین ہوشیار گور وملپا

بس نکر صفت اے مہتاب گور وملپا
راہ مولا مین ہین سردار گور وملپا

مدح احمد علیشاہ دولہ

احمد علی جو دولہ سے مقصد کو پاؤن مین
دل کا یہہ مدعا ہے اونہین کو سناؤن مین
ہین ذاتِ پاک وحدتِ اللہ اور رسول
سجدہ مین اون کے سر کو نہ کیونکر جھکاؤن مین
آسان میری مشکل کرو ہو وسیلے نبی
درگاہ پاک مین تری ہر وقت آؤن مین
ہر جزو کل کی مشکلین آسان تمنے کین
صدقے تری مزار مقدس کے جاؤن مین
تم نے کرم کیا ہے ہر ایک پر ترے سوا
ہاتھ التجا کا روبرو کس کے اوٹھاؤن مین
امیدوار ہون کہ کرو جلد سرفراز
کر کے نیاز پاک فقیران کہلاؤن مین

مہتاب معتقد ہون اوس عالی جناب کا
پاؤن اگر مراد نہ دل سے بھلاؤن مین

خمسہ در شان نواب رشید الدین خان شمس الامرا امیر کبیر بہادر نائب شاہ دکن

فیض بخشی عام توفیضِ رسان
در خلایق نام توفیضِ رسان
من شکستہ گام توفیض رسان
کن لبالب جام توفیضِ رسان

شمس الامرا نام توفیض رسان

چیست رتبہ پیش تو نوشیروان
جملہ امرایان مثال - دربان

غیر او پر چرخ گردد بے گمان | جود تو بر ہر کہ باشد مہربان

شمس الامرا نام تو فیضِ رسان

کن خدا افزود شوکت جاہ را | شمس را رونق نباشد ماہ را
مرتبت عالی دہد گم راہ را | اے خدایا شاد دار این شاہ را

شمس الامرا نام تو فیضِ رسان

عمر تو صد سال سی بالائے باد | خلق اللہ از تو خرم شاد شاد
پرورش انصاف تو دارند یاد | میرسد ہر کس بمقصد خود ز داد

شمس الامرا نام تو فیضِ رسان

اے کریم کارساز دو جہان | بہر آسایش خلایق در زمان
مہر و مہ تا بر فلک باشد عیان | دائما آباد دار این خاندان

شمس الامرا نام تو فیضِ رسان

جز بقدمت جاے دیگر بار نیست | جز درت با ہیچ سر و کار نیست
مثل بخشش تو کسی سرکار نیست | فی زمانہ ہم چو تو دربار نیست

شمس الامرا نام تو فیضِ رسان

اگرچہ وصفِ شان تو ساز دبیان | طاقت آن نیست این کج مج زبان
کن نظر پرداخت اے حاتم زمان | میکند مہتاب قربانِ تو جان

شمس الامرا نام تو فیض رسان

مستزاد

تیری مژگانِ کمان نے مجھے قربان کیا ÷ کیا یہ کام کیا

تیغ ابرو نے ترے بسمل و بیجان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
دیکھہ آنکھون کو رہے دیدۂ نرگس حیران ؛ آنکھہ بہی کی نہ وہان
تیری چشمون نے مخجل چشم غزالان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
سلکِ دندان کی صفت مین ترے عاجز ہی بیان ؛ آبداری ہے کہان
سرخی پان نے بیقدری مرجان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
گل سے رخسارون پہ کیا خال سیہ کی ہے نمود ؛ یا میری رب ودود
ناز اور حسن نے زنگی کو نگہبان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
بلبلون کو ہوا ہے گل سے تنفر پیدا ؛ دیکھہ یہہ حسن و ادا
سرو قد نے ترے قمری کو پشیمان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
خوش خرامی تری وہ ناز کی دیکھہ آہستہ ؛ ہوا محزون خستہ
کبک کو بہی تری رفتار نے نسیان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
محفل عیش نہونے سے ترے ہے سنسان ؛ سن لے اے جان جہان
یادگاری نے تری سبکو پریشان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
جو کہ تھے حسن کے مغرور جہان مین یکتا ؛ ہمسرِ مہر لقا
ناز و عشوہ نے ترے انکو بہی حیران کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا
کرتا مہتاب ہر اک سے ہے تمہاری تعریف ؛ ہے بڑی ذات شریف
ہم سے چہپ چہپ کے بہلا غیرون سے پہچان کیا ؛ کیسا یہہ کام کیا

دیوالی

دیوالی آمدہ روشن جہان از شادمانی شد | چہ نغمہ ہا بجا رامشگران را غزل خوانی شد

به هنیان گران پار رقص شد عالم بعشرت ها / که قمری بلبلان را در گلستان مطربانی شد
در هر بازار بهر زن چراغان شد چه بازار شروع / که از انوار آنها ماه را از حد گرانی شد
همه خورد و کلان رنگین از پیراهن خوشتر / کرا سبز و کرا سرخ و کران را زعفرانی شد

شده مهتاب از عشرت چنان برخویش مالیده
چه باشد روشنی افزون نه اینها مثل ثانی شد

الوداع

اری دلہن تو پیا نے بلایا / اب چھوڑ دو نگر - پیر ایا
بہت رہی گھر مین - بابا کی / سب کچھ رنگ - کھلایا
نہائے دہوے سنگار کر و سب / ملوا بیر عطر من - بہایا
پہنو پوشاک پیا سے ملنے کی / شوبا گل نام - دھرایا
آئے براتی سب ہل مل کے / چہلو بہت دکھ پایا
چار کہار مل ڈولا لائے / وقت وداع کا - آیا

عیش کر و مہتاب پیا گھر
ناحق شور - مچایا

رقعات شوقیه

دلبر احسن کرم صاحبا روشن دلا / باد بر تو رحمت یزدان شاه کربلا
بعد تمهید مراسم شوق گلگونه قلم / میدهد جولا بمیدان تمنا - بر ملا
شکر رب العالمین را در ضمیر ملتفت / خیریت اینجا ست آنجا با وجود ایم شاملا
مدتے شد که بنودم از عنایت شادکام / این دل مهجور ای دانا دل وی مبتلا

لیک آینده نباشد زان تغافل بر فراغ
کیه خدا روزی دهد از مقدم اقدام تو
یا الهی این مرادت که برآید از جناب

گاه ماهے شاد کن از عافیت خود با صلا
روز شب باشد تمنا در دل ما و اصلا
که برآید پرده هجرت از میان سالها

از خدا مهتاب خواهد روز و شب هر دم مدام
دور کن دیجور فرقت آر وصلت با جلا

عزیزے من تو باشی خرم و شاد
به آن روزے که با تو ذکر آن بود
لهذا آن با خلاق - زمانه
توجه کن که زان تو یاد دارد
اگر داسے درم قدمے سخن است
دهد توفیق آن خالق بداسے

دعای من درازی عمر تو باد
نمی دانم که باشد شاید آن یاد تو
بخدمت مینمودم شاد - آباد
عنایت مهربانی کن - بایزاد
همه خوش حال باشد داد و بیداد
چنان گردد نه آرد هیچ - فریاد

درین کونین آن مهتاب انسب
که از کس بر نیاید هیچ فریاد

اے شه والا نهایت تنگ ام
از لسا مدت بکوئی لنگ ام
در نظر توفیض بخشی عام را
پرورش کن همچون ماگم نام را
غیر قدمت کمترین را کار نیست
جز در دولت توقع دار نیست

بهر قوت لابدی در تنگ ام
از طالع منحوس خود در رنگ ام
بس عطا کن زیب عزت نام را
بس شدم ناچار بر کن کام را
جز بذاتت از کسے در کار نیست
پرورش من کمترین دشوار نیست

میکند مهتاب عرض حال خود
در جناب شاه والاقبال خود

قطعات و رباعیات

اے آنکه درین دیر نماینده توئی — در جز و کل وهویدا و پاینده توئی
کارے من بیچاره قوی شد لیکن — بکشاے خدایا که خداوند توئی

ایضاً

نیر اقبال تو بر چرخ دارد برتری — فر جمشیدی فریدون رایان کی همسری
مرتبت دارا سکندر رتبه ای عالی نژاد — بادا اے اقبال الادوله خسروانی خسری

ایضاً

درین دنیا اگرچه نامداری است — بکرم لطف خود یک یادگاری است
مرادی داد خواهان را برآندن — ترقی عمر دولت پایداری است

ایضاً

عزیزے رب تو باشی خرم و شاد — خلایق شاد باشد از تو بیداد
اگر آزار باشد از تو هر کس — سخاوت تو شجاعت توست برباد

ایضاً

جنوری مارچ مئی جولائی اکتوبر اگست — تا دسمبر هفت ماه راستی [۳۱] و یک باید نوشت
نومبر اپریل ستی ایام ستمبر و جون — بس یکے فیروری ایام باشد بست و هشت [۲۸]

ایضاً

بسنت آمد چه خوش موسم جهان را شادمانی شد — همه عالم ز پیراهن بسنتی زعفرانی شد

گل رمیدہ شگفتہ زان بہار آمد سوے بستان   کہ قمری بلبلان را در گلستان مضطرب بی ہند

ایضاً

انتظار ہجر میں یہہ حال میرا ہو گیا   خواب و خور جاتا رہا آرام دل سب کھو گیا
اسقدر بیہوش ہو جاتا ہون گویا مرگیا   حال میرا جو کہ دیکھا دیکھ مجکو رو گیا

فردات وغیرہ

الٰہی با تو باشد ہر کہ ہر دم   فکر دنیا نباشد نہ گہی غم

ایضاً

ز بار کیفیت آئینہ دل را تیرہ میسازد   مگر اشک ندامت صاف سازد زنگ ایامم

ایضاً

رہی بس یاد تیری مجکو ہر دم   نہ ہو جاؤن تری وصلت سے محرم

ایضاً

شکوہ نہین ہے ہجر کا اوس گلعذار سے   گردش کا اتفاق ہے لیل و نہار سے

ایضاً

گلا کسی کا نہین ہے بجا اجی صاحب   گلا ہے قسمت بد بے حیا اجی صاحب

ایضاً

بے صبری اتنی کیون ہے وہ قادر ہے ذو الجلال   جبوقت اوسکی مہر ہو سب دور ہو ملال

ایضاً

منتظر ہین کب سے ہم اپنی شکل دکھلاؤ جی   جان جاتی ہے ہماری اب ادہر آجاؤ جی

قطعات تاریخی

تحفۂ مہتاب کی مہتاب ہے رونق ہی جدا | ہر قدر دان نے کہا واہ واہ اوسکو نایاب
عدو کی تب کی کرو دو سال سے مہتاب | دیدہ بد دور جو اعلیٰ ہوا تحفۂ مہتاب
۱۳۱۰ھ

ایضاً

تحفۂ مہتاب کے لکھنے سے ہوا مجکو حجاب | ہر سخنور نے کہا خوب ہی نادر نایاب
ہوز کی سر سے سال ہی مہتاب کیا عجب | نادر ہوا عجیب ہوا تحفۂ مہتاب
۱۳۱۰ھ

سب سے پہلے لکھ حمد کبریا کی قلم | جس نے کی شاخ ہر بلا کی قلم

فضل سے اوس ایزد بیہمال قادر ذوالجلال کے یہ یادگار نایاب مسمی بہ **تحفۂ مہتاب** فدوی کمترین عقیدت کیش **مہتاب رائے** ابن چُنّی لال ساکن قصبہ سرونج ضلع مالوہ حال خوش باش فرخندہ بنیاد بلدہ حیدر آباد دکن سے سال ۱۳۱۰ہجری مین صورت اختتام کی پذیر کر کے بار دوم ۱۳۱۲ میں جلوہ طبع ظہور پایا ناظرین نازک خیال سے بعنایات افزون معروض ہی کہ نیک نظر سے ملاحظہ فرما کر سہو و خطا سے عتاب نہ فرماوین اور جو غلطی ہے اصلاح سے زیب آرا فرماوین **مصرع** گر قبول افتد زہی عز و شرف -

قطعہ تاریخ جناب بابو مولچند صاحب احقر راولپنڈی تلمیذ جناب رائے کھنولال صاحب تائب لکھنوی

واہ یہ کیا خوب ہے دیوان چھپا | فکر سخن کی ہوی زینت دوچند
جب مین ہوا خوض مین تاریخ کی | دل نے یہ احقر کہا از راہ پند
لکھ دے یہ بے فرق ادا سال طبع | تحفۂ مہتاب ہے ہر دل پسند
۱۳۱۰ھ

ایضاً از شاعر رنگین خیال منشی منموہن لال صاحب عجز خوشنویس کالیتھ سکھینہ دوسرے برادر اصغر منشی بالک رام صاحب مہتمم کالیتھ کمپنی تجارت کانپور

اس تحفۂ مہتاب یہ مضمون ہے دلپذیر | کہتا ہے مضمون دیکھا جو اسکو دلکو بنا
تہا عجز جو بیان سال کا ناگاہ آئی برملا | قلب عباد دل سے صد آفرین دو بگلزار
۱۲۹۳

تمت

۱۳۱۴۶۹

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

م ت   ۱۳۱۵ھ ۸۹۱۶

مہتاب رائے صاحب

دیوان تحفۂ مہتاب

[illegible]